عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

جلد ۷ — شمارہ ۴۹

مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تھوڑی دیر اللہ والوں کی محفل میں

مرزا طاہر نے کیا کھویا کیا پایا ہے

صحابی رسولؐ حضرت کعب بن مالک رضؓ کا سوشل بائیکاٹ

وی سی آر کی خرابیاں ۔ نتیجا و اقعہ

اہلِ کلیسا کا الزام اور اسکا جواب

مرزا قادیانی کو بیماریاں

عہدِ نبویؐ کے پانچ گستاخ

جنکا سر قلم کر دیا گیا

مولانا عبدالرشید حنیف جھنگ

گزشتہ سے پیوستہ

سموہ۔ ابو رافع اپنے (ملالی) بالاخانہ میں جس پر ایک اسپیشل قسم کی سیڑھی تھی رات کو اپنے رفقاء سے گفتگو کیا کرتا تھا جب وہ لوگ اپنی گفتگو سے فارغ ہو کر آرامگاہ میں چلے گئے تو میں نے چابیوں کو اپنے قبضہ میں لے لیا بالائی منزل کو جانے والے دروازوں کو ایک ایک کر کے کھولتا چلا گیا بالآخر میں اسی منزل میں پہنچ گیا جہاں میاں بیوی گہری نیند میں تھے میں نے دستک دی آواز آئی کون میں نے کہا عبداللہ کچھ ھدایا اور تحائف لایا ہوں، روشنی نہ تھی۔ میں نے آواز دی ابو رافع؟ اس نے کہا کون ہے؟ میں نے آواز کی سمت رخ کیا میں نے تلوار سے بھرپور وار کر دیا، جیسے قدرے گھبراہٹ بھی تھی خیر اس نے چیخ ماری! میں اس کارروائی کے بعد گھر سے نکل کر تھوڑی دیر رکا رہا بعدہ دوبارہ میں اس کے کمرہ میں داخل ہوا اس کا ہمدرد اور فریادی بن کر اس موقعہ پر میں نے اپنی آواز قدرے بدل لی، اس نے کہا ان رجلاً فی البیت ضربنی قبل بالسیف، کہنے لگا تیری ماں کی ہلاکت! ایک آدمی گھر میں ہے، اس نے اس سے قبل تلوار سے مار دیا ہے میں نے تلوار اس کے پیٹ میں داخل کر دی جس نے اس کی کمر کو چیر دیا مجھے اندازہ ہو گیا کہ میں نے اسے قتل کر ڈالا، واپس پر میں نے ایک دروازہ کو کھولنا شروع کر دیا۔ سیڑھی کے پائے سے قبل ہی اترنے لگا میں گر گیا جس سے میری پنڈلی ٹوٹ گئی میں نے پنڈلی کو اپنے عمامہ (پگڑی) سے کس دیا، تیری بار پھر بالاخانہ پر پہنچا اور ارادہ کر لیا اس وقت تک واپس نہیں جاؤں گا جب تک مجھے اس کے قتل کا یقین نہ ہو جائے! جب مرغ نے آواز دی صبح صادق ہوئی! موت کے پیغام رساں نے یوں موت کی قلعہ کی دیوار پر کھڑے ہو کر اطلاع دی۔ "انعی ابا رافع تاجر اھل الحجاز" اہل حجاز کا تاجر قتل کیا گیا ہے

اعلان۔ ابو رافع کی موت کے یقین کے بعد میں نے ساتھیوں سے کہا کہ آپ دوڑو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری سناؤ چنانچہ میں نے آپ کو خبر دی، پورا واقعہ سنایا، آپ نے میری پنڈلی پر ہاتھ مبارک پھیرا جس سے میری تکلیف کافور ہو گئی جیسا کہ کبھی کوئی درد تھا ہی نہ! یہ سفر ہم نے رات کو چلتے اور دن کو روپوش ہو جاتے طے کیا!

قتل۔ یہ واقعہ رجب ۳ھ سے ۵ھ ذی الحج ۵ھ رمضان میں اختلاف ہے اوس اور خزرج دونوں یہود کے قبائل تھے جو انصار مدینہ کے نام سے مشہور تھے۔ اوس کا معنی بھیڑیا خزرج کا معنی برت (بحوالہ سیرت ابن ہشام) کعب بن اشرف یہودی کو اوس کے قبیلے کے افراد نے قتل کیا تھا خزرج کے قبیلہ نے عبداللہ بن ابو الحقیق کو قتل کیا تھا۔

نکتہ۔ عبداللہ صحابی، عبداللہ یہودی کو واصل جہنم کیا، عبداللہ برطن بالیہودیۃ یہودیت کی بول اور آداب کا پوری طرح واقف اور ماہر تھا۔

کتنے قوی ایمان صحابہ تھے جنہوں نے اسلام کی تاریخ میں ایک "نورانی" تاریخ کا سنگ بنیاد رکھا ان واقعات سے واضح ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ جو ہا تھ/مال/زبان سے گستاخی پھیلائے اس کا قتل کرنا اور سر قلم کرنا موجب جنت ہے مسلمان کی غیرت باوجود گنا ہوں کے قائم رہتی ہے عظمت رسول کے لئے ہر وقت بیدار رہتی ہے!

پانچواں گستاخ۔

یہودیہ، ایک آدمی نابینا (اعمیٰ) تھا اس کی ایک لونڈی ام ولد تھی وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی دشنام طرازی کیا کرتی تھی، خاوند روکتا تھا لیکن وہ اس کی ایک بھی نہ مانتی تھی! وہ اپنی کارروائی جاری رکھتا لیکن وہ اپنے ڈگر پر بھی قائم تھی ایک روز اس نے پھر یہ حرکت کی نابینا نے ایک خنجر اس کے پیٹ میں گھونپ دیا اور اس پر بیٹھ گیا حتیٰ کہ اسے قتل کر ڈالا صبح کو اس واقعہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی گئی نابینا نے سارا ماجرا سنا دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کر دی گئی سارا ماجرا سنایا دوران گفتگو کہنے لگا میری وہ رفیقہ حیات ہے میرے اس سے دو موتیوں جیسے حسین ترین فرزند ہیں وہ آپ کی شان میں گستاخی کرتی تھی میرے روکنے کے باوجود وہ نہ رکتی تھی آج اس نے اپنا رنگ دکھایا تو میں نے اس کا خون کر دیا ہے اس موقعہ پر آپ نے فرمایا۔ الا اشھد وا ان دمھا ھدر"۔ گواہ رہنا اس کا خون باطل قرار دیا جاتا ہے

نص صریح۔ بذریعہ وحی آپ نے فرمایا مقتولہ کا خون بہا باطل ہے واضح رہے جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب و شتم کریگا اس کی سزا سر قلم کرنا ہے۔

دوسری خاتون۔ جناب علی مرتضیٰ بیان کرتے ہیں ایک یہودیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتی اور بے عزتی کرتی تھی ایک آدمی نے اس کا گلا گھونٹ دیا تو آپ نے اس کا خون باطل قرار دیا ان ۵ واقعات سے مسئلہ روشن ہے گستاخ رسول مسلم یا غیر مسلم دونوں کی سزا بوجہ ارتداد سر قلم کرنا ہے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کی عظمت قابل غظمت ہے ان کا ایمان اسوہ ہے۔ باقی صـ۲۷ پر

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۷ | ۱۳ تا ۱۹ شوال ۱۴۰۹ھ، مطابق ۱۹ تا ۲۵ مئی ۱۹۸۹ء | شمارہ ۴۹

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہٗ ــــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ــــ پاکستان

مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ــــ برما

حضرت مولانا محمد یونس صاحب ــــ بنگلہ دیش

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ــــ متحدہ عرب امارات

حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ــــ جنوبی افریقہ

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ــــ برطانیہ

حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ــــ کینیڈا

حضرت مولانا سعید انگار صاحب ــــ فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ	ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری	قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور	محمد اسماعیل شجاع آبادی
سکھر	دین محمد فریدی
جھنگ	غلام حسین
ٹنڈو آدم	محمد راشد مدنی
پشاور	مولانا نور الحق نور
لاہور	علامہ رزاق مولانا کریم بخش
مانسہرہ	سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد
لیہ	حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان	محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان	فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ / ننکانہ	محمد متین خالد
ملتان	عطاء الرحمان
سرگودھا	حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ)	نذیر احمد طوری
گجرات	چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر	قاری محمد اسماعیل رشیدی	اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن	کینیڈا	
امریکہ	چوہدری محمد شریف نکودری	ڈنمارک	محمد ادریس	ٹورنٹو	حافظ سعید احمد
دوبئی	قاری محمد اسماعیل	ناروے	میاں اشرف عابد	ایڈمنٹن	عامر رشید
ابوظہبی	قاری وصیف الرحمٰن	افریقہ	محمد زبیر افریقی	مونٹریال	آفتاب احمد
لائبیریا	ہدایت اللہ شاہ	ماریشس	محمد اخلاص احمد	برما	محمود یوسف
باربڈوس	اسماعیل قاضی	ٹرینیڈاڈ	اسماعیل ناخدا		
سوئٹزرلینڈ	اے۔ کیو۔ انصاری	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ		
برطانیہ	محمد اقبال	بنگلہ دیش	محی الدین خان		

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہٗ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن	مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی	مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون: ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۵۰ روپے ـــ ششماہی -/۷۵ روپے

سہ ماہی -/۴۵ روپے ـــ فی پرچہ -/۳ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بنک

نیوٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان

القرآن

ان تجتنبوا .... الخ

جن کاموں کے کرنے سے تم کو منع کیا جاتا ہے ان میں اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے بچتے رہوگے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ معاف کردیں گے اور تم کو عزت کے مقام میں داخل کریں گے۔

الحدیث

رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا!

پنجگانہ نمازیں ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک یہ سب اپنے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہیں۔ جب تک کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جاتا رہے گا۔

(حدیث صحیح)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک

- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چپل نمایا کھڑاؤں نما جوتا پہنا کرتے تھے۔
- آپؐ جوتا پہنتے تو پہلے سیدھا پاؤں سیدھے جوتے میں ڈالتے پھر اُلٹا پاؤں اُلٹے جوتے میں۔ اور جُوتا اُتارتے وقت پہلے اُلٹا پاؤں جوتے میں سے نکالتے اور پھر سیدھا۔
- جُوتا کبھی کھڑے ہوکر پہنتے اور کبھی بیٹھ کر۔
- آپؐ اپنا جُوتا اُٹھاتے تو اُلٹے ہاتھ کے انگوٹھے کے پاس والی اُنگلی سے اُٹھاتے۔
- آپؐ اپنے جوتے میں دو تسمے رکھتے ایک تسمہ انگوٹھے اور اسکے برابر والی اُنگلی میں رہتا اور دوسرا چھنگلیا اور اس کے برابر والی اُنگلی میں۔
- آپؐ کا جوتا ایک بالشت دو اُنگل لمبا تھا تلوے کے پاس سے سات اُنگل چوڑا اور دونوں تسموں کے درمیان پنجے پر دو اُنگل فاصلہ ہوتا تھا۔

تحفظ ختم نبوت کا سال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ۸۹ء تحفظ ختم نبوت کا سال ہے۔

علماء کرام خطباء حضرات اور عامۃ المسلمین قادیانیت کا بھرپور تعاقب کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرزا طاہر نے کیا کھویا کیا پایا؟

گزشتہ سال، ا جون کو قادیانیوں کے جگر گوشے پیشوا مرزا طاہر کو بیٹھے بیٹھے یہ بات سوجھی کہ دنیائے اسلام کے تمام سربراہان مملکت علماء کرام بلکہ تمام اہل اسلام کو خواہ وہ کہیں بھی رہتے ہوں انتہائی پر فریب انداز میں مباہلہ کا چیلنج دیا۔

پر فریب اس لئے کہ مباہلہ ہمیشہ آمنے سامنے ہوتا ہے دونوں فریق اپنے اہل و عیال سمیت طے شدہ مقام پر جمع ہوتے ہیں اور پھر دونوں فریق بددعا کرتے ہیں اور جھوٹے فریق پر لعنت کرتے ہیں۔ یہی طریق مرزا قادیانی نے بھی لکھا ہے جو مرزا طاہر کا دادا اور فتنہ قادیانیت کا بانی تھا۔ لیکن مرزا طاہر نے بقول ایک بھارتی عالم دین کے یہ طریق اپنایا جیسے کوئی آدمی چوری کے ارادے سے نقب لگا کر کسی کے گھر میں گھس گیا ہو اور عین اس وقت جب وہ صندوق میں دونوں ہاتھ ڈالے مال بٹورنے میں مصروف ہو پکڑ لیا جائے مگر وہ نادم ہونے اور معافی مانگنے کی بجائے سینہ تان کر کہے کہ لوگو! خبردار مجھے ہرگز چور نہ سمجھنا میں چور نہیں ہوں بلکہ ولی کامل ہوں اور محض تمہارے مال کو برکت دینے کے لئے یہاں پہنچا ہوں لیکن اگر تم مجھ کو چور ہی سمجھو تو پھر آؤ مجھ سے مباہلہ کر لو جو حق پر ہو گا خدا اسے فتح مند فرمائے گا ظاہر ہے کہ لوگ اس کی اس چیلنج بازی کو اس کی بیشرمی، بے حیائی اور ڈھٹائی پر محمول کریں گے اس کو پولیس کے حوالے کر دیں گے اور پولیس یہ کہتے ہوئے اس کو حوالات میں دھکیل دے گی کہ لو اب تم اس کال کوٹھڑی میں پڑے پڑے مباہلہ کرتے رہنا۔

ظاہر ہے کہ جو چور ہو گا اسے چور ہی سمجھا جائے گا ولی نہیں۔ مرزا طاہر نے شیشے کے گھر میں بیٹھ کر یہ چیلنج دیا اور دیا بھی اس ملک میں جو مرزا قادیانی سے مرزا طاہر تک بلکہ پوری قادیانی جماعت کا مربی ہے یعنی برطانیہ۔

یہ وہی برطانیہ ہے جس کے بارے میں مرزا طاہر کا دادا مرزا قادیانی یہ لکھ گیا ہے کہ میں اس کا "خود کاشتہ پودا" ہوں۔ ہمارے نزدیک برطانیہ کی مثال اس سرپرست کی ہے جو ڈاکوؤں، چوروں، جیب تراشوں اور دوسرے عادی مجرموں کو پناہ دیتا ہے اور اپنے اثر و رسوخ سے انہیں گرفتاری سے نہ صرف بچاتا ہے بلکہ ان عادی مجرموں سے قتل اور ڈکیتی جیسے جرائم بھی کراتا ہے۔ مرزا طاہر مذہبی ڈاکوؤں اور چوروں کا سرغنہ ہے اور برطانیہ سرپرست ـــــ جو اس کے بھیانک مذہبی جرائم کی وجہ سے اسے پناہ دیئے ہوئے ہے۔

مرزا طاہر نے نام نہاد مباہلہ کا چیلنج اپنے آقا دیس برطانیہ میں دیا ہے اگر وہ کسی صحیح اسلامی ملک میں دیتا تو اول تو وہ زندہ ہی نہ ہوتا اور اگر زندہ ہوتا تو اس کے ساتھ وہی سلوک کیا جاتا جو والی کابل امیر عبدالرحمن مرحوم نے قادیانی مبلغوں کے ساتھ کیا تھا۔

مرزا طاہر ممکن ہے یہ چیلنج دے کر اپنی جگہ خوش ہو گا کہ اس نے اسلام اور اہل اسلام کو زبردست تیر مارا لیکن اس کا مرزا طاہر کو کوئی فائدہ نہیں ہوا اس لئے کہ عام قادیانی بھی یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ جماعت کے اندر مرزا طاہر کے بھاگنے کی وجہ سے جو خلفشار، مایوسی، بددلی پیدا ہوئی ہے مرزا طاہر نے یہ چیلنج دے کر اس مایوسی، بددلی اور خلفشار کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن وہ بھی دور نہ ہو سکی بلکہ مزید بڑھ گئی ہے۔ حقیقت پسند پارٹی جو مرزا طاہر کے باپ آنجہانی مرزا محمود کی بدکرداریوں کی وجہ سے معرض وجود میں آئی تھی جس کی سرگرمیاں کچھ ڈھیلی پڑ گئی تھیں اب پھر تیز ہو گئی ہے اور اس نے مرزا طاہر کو یہ چیلنج دینے شروع کر دیئے ہیں کہ مرزا طاہر پہلے اپنے گھر کی خبر لے اور اس کے باپ مرزا محمود پر زنا، لواطت اور دوسرے بدکرداریوں کے جو الزامات تھے ان کی صفائی مؤکد بعذاب حلف اٹھا کر دے جس پر مرزا طاہر کو سانپ سونگھ گیا اور اسے میدان میں آنے کی جرأت نہ ہو سکی اور نہ ہو سکتی ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ مرزا طاہر نے چیلنج دے کر اور پھر اس پر چپ سادھ کر کچھ حاصل نہ کیا اب وہ اپنے پیروکاروں کو لندن میں بیٹھا نت نئی خوشخبریوں کے ذریعے بہلا رہا ہے لیکن اب خوشخبریوں پر بھی کوئی اعتبار نہیں کرتا اس لئے کہ اس کا والد مرزا محمود اس کا بھائی مرزا ناصر بھی خوشخبریاں دیتے دیتے جہنم کا ایندھن بن چکے ہیں [illegible] جہنم کا ایندھن بننے کے لئے تیار ہے انشاء اللہ۔

اکابر کا علمی انہماک

آخری قسط

افادات شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا قدس سرہ

عبدالغفور متعلم دارالعلوم، بری برڈ فورڈ، انگلینڈ

حضرت ایک جگہ اور رقم فرماتے ہیں۔ میرا ایک تجربہ ہے جس کو بہت سے اہل مدارس کو لکھتا رہتا ہوں، کہتا بھی رہتا ہوں۔ دوستوں نے چھاپ بھی دیا کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی جتنی کوشش ہو سکے مدرسہ میں ضرور رکھیں، طلبہ میں بھی کم سے کم استغناء ہو اور آپ کے تعلق والوں میں کوئی ذاکر ہو تو اس سے فرما دیں کہ آپ کے کمرہ میں آ کر طلبہ وہ وقت جس سے طلبہ کا حرج نہ ہو ذکر ضرور کر لیا کریں۔

(حضرت شیخ اور ان کے خلفاء صفحہ ۲۶۴)

ایک موقع پر نصیحت فرماتے ہوئے افریقی طلبہ سے گفتگو کے دوران ارشاد فرمایا:

تمہارے کارناموں میں کوئی ٹھوس چیز نہیں ملی۔ کچھ تقریر کرتے ہو اس کے لیے تو دنیا میں انجمنیں قائم ہیں۔ کچھ علمی دینی روحانی طور پر کام ہونا چاہیے۔ اشاعت دین کے لیے علم سے فائدہ ہوتا ہے اور سلوک کے لیے اور اندرون کے لیے روحانی لائن سے فائدہ ہوتا ہے۔

(حضرت شیخ اور ان کے خلفاء صفحہ ۲۶۳)

ایک جگہ مجلس ذکر طلبہ میں جاری کرنے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ تمہاری تحریک سے مولانا یوسف صاحب نے دارالعلوم (ہولکمب بری انگلینڈ) میں ذکر کا سلسلہ جاری فرمایا۔ بہت اچھا ہوا اگرچہ ہمارے اکابر طلبہ کو ذکر شغل سے روکتے تھے مگر حالات ایسے ہوگئے کہ اگر طلبہ ادھر نہ لگیں تو نہ جانے کہاں کہاں گھومنے لگتے ہیں، میرے پاس ذکر کی ضرورت نہیں تم مولوی یوسف دونوں مجلس ذکر میں مجتمع ہو جایا کرو۔ یہ میرا نعم البدل ہے اس کی ضرور کوشش کریں کہ اس سے طلبہ کی تعلیم میں کسی قسم کا کوئی حرج نہ ہو۔

(حضرت شیخ اور ان کے خلفاء صفحہ ۲۶۹)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

آج ہمارے مدارس میں ساری خرابیاں اسٹرائک وغیرہ سب اسی نااتفاقی کی زندگی کی کمی سے پیش آرہی ہیں، حدیث میں آیا ہے کہ اگر زمین میں اللہ اللہ کہنے والے ختم ہو جائیں تو قیامت آ جائے گی۔ یہی حال مدرسوں کی بقا کا ہے۔ اللہ کا نام خواہ کتنا ہی بے توجہی سے لیا جائے اثر کیے بغیر نہیں رہتا۔ ہم لوگوں میں اخلاص نہیں رہا۔ اللہ اللہ کرنے کے پیچھے کو پڑ جاؤ، اللہ کا نام جہاں کثرت سے لیا جائے گا وہاں فتنہ نہ ہوگا۔ اللہ کا ذکر حوادث دفتن میں سد سکندری ہے۔ پہلے زمانہ میں دورہ حدیث میں طلباء کی ایک تعداد ذاکر ہوا کرتی تھی۔

(سوانح حضرت شیخ لعلی میاں صفحہ ۳۶۰)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد مواقع پر بہت زیادہ اہتمام سے منع فرمایا ہے کہ لوگوں کو نصیحت کرتا پھرے اور خود مبتلائے معاصی رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں ایک جماعت کو دیکھا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کترے جاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے واعظ مقرر ہیں کہ دوسروں کو نصیحت کرتے تھے خود اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ شریف)

ایک حدیث میں وارد ہے کہ اہل جنت کے چند لوگ بعض اہل جہنم سے جا کر پوچھیں گے کہ تم یہاں کیسے پہنچ گئے! ہم تو جنت میں تمہاری ہی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کرنے کی بدولت پہنچے ہیں۔ وہ کہیں گے کہ ہم تم کو تو بتلاتے تھے مگر خود عمل نہیں کرتے تھے۔

ایک دوسری حدیث میں وارد ہے کہ بے قرّاء (علماء) کی طرف عذاب جہنم زیادہ سرعت سے چلے گا۔ وہ اس پر تعجب کریں گے کہ بت پرستوں سے بھی پہلے ان کو عذاب دیا جائے گا۔ تو جواب ملے گا کہ جاننے کے باوجود کسی جرم کا کرنا انجان ہو کر کرنے کے برابر نہیں ہو سکتا۔

مشائخ نے لکھا ہے کہ اس شخص کا وعظ نافع نہیں ہوتا جو خود عامل نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ میں ہر روز جلسے، وعظ، تقریریں ہوتی رہتی ہیں مگر ساری بے اثر۔ مختلف انواع کی تحریرات و رسائل شائع ہوتے رہتے ہیں۔ مگر سب بے سود، خود اللہ جل جلالہ کا ارشاد ہے

اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب افلا تعقلون ہ

ترجمہ : کیا تم حکم کرتے ہو لوگوں کو نیک کام کا اور بھولتے ہو اپنے آپ کو حالانکہ پڑھتے ہو کتاب، کیا تم سمجھتے نہیں۔ (ترجمہ عاشقی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

ما تزال قدما عبد یوم القیمۃ حتی یسأل عن اربع عن عمرہ فیم افناہ وعن شبابہ فیم ابلاہ وعن مالہ من این اکتسبہ وفیم انفقہ وعن علمہ ماذا عمل فیہ ہ (ترغیب المحقق)

"ترجمہ : قیامت میں آدمی کے قدم اس وقت تک اپنی جگہ سے نہیں ہٹ سکتے جب تک چار سوال نہ کر لیے جائیں۔ عمر کس مشغلہ میں ختم کی، جوانی کس کام میں خرچ کی، مال کس طرح کمایا تھا اور کس کس مصرف میں خرچ کیا تھا۔ اپنے علم پر کیا عمل کیا تھا۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ جو ایک بڑے صحابی ہیں فرماتے ہیں :

مجھے سب سے زیادہ اس امر کا خوف ہے کہ قیامت کے دن تمام مجمعوں کے سامنے مجھے پکار کر یہ سوال نہ کیا جاوے کہ جتنا علم حاصل کیا تھا اس پر کیا عمل کیا۔

خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی صحابی نے دریافت کیا کہ بدترین خلائق کون شخص ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ برائی کے سوالات نہیں کیا کرتے۔ بھلائی کی باتیں پوچھو۔ بدترین خلائق بدترین علماء ہیں۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ :

علم دو طرح کا ہوتا ہے ایک وہ جو صرف زبان پر ہو وہ اللہ تعالیٰ کا الزام ہے اور گویا اس عالم پر حجت تمام ہے۔ دوسرا وہ علم ہے جو دل پر اثر کرے وہ علم نافع ہے۔ حاصل یہ ہے کہ علم ظاہری کے ساتھ علم باطن بھی حاصل کرے تاکہ علم کے ساتھ قلب بھی متصف ہو جائے ورنہ اگر دل میں اس کا اثر نہ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی حجت ہوگا۔ اور قیامت کے دن اس پر مواخذہ ہوگا۔ کہ علم پر عمل کیا۔

اور بھی بہت سی روایات میں اس پر سخت سے سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔

(فضائل تبلیغ عکسی ص ۲۰)

تھوڑی دیر

اللہ والوں کی مجالس میں

پرانے علماء میں حضرت شیخ عبدالرحمٰن صفوریؒ ایک بہت بڑے عالم دین تھے آپ نے اپنے علوم کو دو کتابوں کی صورت میں پوری دنیا کے لیے مشعل راہ بنا کر پیش کیا ہے آپ کی دو کتابیں بڑی مشہور ہیں (۱) منتخب النفائس (۲) نزہۃ المجالس ان دونوں کتابوں میں بڑے علمی فوائد اور حقائق و معارف کو جمع کیا ہے آپ نے ان کتابوں میں بڑے اچھوتے انداز میں تاریخی واقعات کو بھی نقل کیا ہے ہم آپ کی کتب سے صرف چار تاریخی واقعات قارئین کرام کی دلچسپی کے لیے نقل کرتے ہیں امید ہے کہ قارئین کرام کو بہت فائدہ ہوگا۔

ایک دن نوشیرواں شکار کے لیے گیا راستے میں پیاس لگی سوچا کہ یہاں کہیں پانی لینا چاہیئے ادھر ادھر نظر ڈالی تو ایک طرف کچھ فاصلے پر ایک سرسبز و شاداب باغ دکھائی دیا نوشیرواں نے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور آن کی آن میں باغ کی فصیل کے قریب جا پہنچا باغ کے دروازے پر ایک لڑکا کھڑا ہوا تھا نوشیرواں نے اس سے پانی مانگا تو اس نے کہا اس باغ میں پانی تو ہے نہیں اس پر نوشیرواں نے کہا پھر ایک انار ہی دیدے لڑکے نے ایک چھوٹا انار توڑ کر بادشاہ کو دیا نوشیرواں نے انار کھایا تو اس کی شیرینی اور خوش ذائقگی سے حیرت زدہ ہو کر رہ گیا اس کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ اس باغ پر قبضہ کر لینا چاہیئے کچھ دیر بعد نوشیرواں نے لڑکے سے ایک اور انار طلب کیا یہ انار انتہائی تلخ و ترش تھا کہ نوشیرواں سے کھایا نہ گیا بولا۔ نوشیرواں معلوم ہوتا ہے کہ یہ انار تو نے پہلے درخت سے نہیں توڑا، لڑکا : حضور والا : انار تو اسی پہلے درخت کا ہے نوشیرواں پھر اس کا مزہ کیوں بدلا ہوا ہے لڑکا شاید حضور کی نیت میں کچھ فتور آ گیا ہے نوشیرواں نے اپنی نیت بدل لی اور پھر حسب سابق ایک انار مانگا لڑکے نے اسی درخت سے انار توڑا اور بادشاہ کی خدمت میں پیش کیا یہ انار پہلے سے بھی زیادہ شیریں اور خوش ذائقہ ہے نوشیرواں نے پھر لڑکے سے پوچھا اس انار کی ترشی کہاں گئی لڑکے نے جواب دیا حضور اب آپ کی نیت درست ہو گئی ہے اس لیے انار کے ذائقہ میں تبدیلی آ گئی ہے۔

حجۃ الاسلام امام غزالیؒ احیاء العلوم میں رقمطراز ہیں کہ کسی نیک دل عابد کو یہ اطلاع ملی کہ ایک قوم درخت کی پوجا کرتی تھی اور اسے معبود برحق قرار دیتی ہے جونہی عابد نے یہ اطلاع سنی غصے سے لال پیلا ہو گیا اور اس کا جسم سر سے پاؤں تک کانپنے لگا غرض اس کے دل میں یہ بات سمائی کہ

خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو اس درخت کا ہی صفایا کر دینا چاہیے تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری جب وہ اس تہیہ کے ساتھ گھر سے نکلا تو راستہ میں اس کی ملاقات شیطان سے ہوئی دونوں نے یہ گفتگو کی۔

شیطان! خدا کے بندے اس درخت کے کاٹ ڈالنے سے تیرے ہاتھ کیا آئے گا اگر تو یہ درخت کاٹ ڈالے گا یہ قوم کسی دوسرے درخت کی پوجا کرنے لگے گی درختوں کی کمی تو ہے نہیں میں تجھے یہ مشورہ دیتا ہوں کہ خواہ مخواہ اس الجھن میں نہ پڑ اس سے تیری عبادت میں خلل پڑے گا عابد نہیں نہیں میں اسے کاٹ کے دم لوں گا، عین عبادت یہی ہے کہ شرک کی جڑیں اکھاڑ دی جائیں شیطان اگر تو میری بات نہیں مانے گا، تو میں سختی سے تجھے روکوں گا عابد میں تہیہ کر چکا ہوں تیری سختی مجھے ہرگز نہیں روک سکتی؛ شیطان عابد سے گتھم گتھا ہو جاتا ہے لیکن جب یہ دیکھتا ہے کہ اس کے دست بازو میں اس بلا کی طاقت ہے کہ میں اسے زیر نہ کر سکوں گا اور پھر نرمی چاپلوسی پر اتر آتا اور کہتا ہے۔ شیطان! تو ایک گوشہ نشین فقیر ہے جا اپنی عبادت میں مصروف رہ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر رات کو دو دینار بلاناغہ تیرے سرہانے رکھ دیا کروں گا جس سے تو ہمیشہ فارغ البال رہے گا رہا اس درخت کے کاٹنے کا سوال خدا یہ کام کسی اور سے بھی لے سکتا ہے جب تو اسے پوجتا ہی نہیں تو تجھے اس کی پاداش میں سزا بھی ملنے سے رہی عابد! دل ہی دل میں بات تو ٹھیک کہتا ہے مجھے اس جھنجھٹ میں نہ پڑنا چاہیے رات کو عابد اطمینان سے سویا صبح کو آنکھ کھلی تو حسب وعدہ دو دینار سرہانے رکھے ہوئے ملے دوسرے دن بھی یہی صورت پیش آئی تیسرے دن صبح کوئی دینار نہ ملا عابد کے مزاج کا پارہ تیز ہو گیا اور اس نے دل میں بات ٹھان لی کہ اب کے درخت کاٹ ڈالوں گا اور شیطان کی ایک نہ سنوں گا چنانچہ یہ خیال دل میں آتے ہی تیشہ سنبھال کر جنگل کی راہ لی شیطان سے پھر راستہ میں ملاقات ہوئی اور پہلے کی طرح مقابلہ کی نوبت بھی پہنچی لیکن اس دفعہ شیطان نے عابد کو پچھاڑ دیا عابد نے پوچھا کہ تو مجھے یہ بھید تو بتا کہ پہلی دفعہ میں تجھ پر غالب آ گیا تھا لیکن اس مرتبہ میرا زور نہ چل سکا شیطان نے جواب دیا کہ اس دن تیرا جلال خدا کی خوشنودی کے لیے تھا اور آج کا غصہ محض دو دیناروں کے لیے ہے فرمایا سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے پہلے بزرگ کی نیت ٹھیک تھی تو کامیاب ہوا اب نیت خراب تھی تو ناکام ہوا۔

حضرت ابوبکر شبلیؒ بیمار پڑے تو خلیفہ وقت نے ان کے علاج معالجے کے لیے ایک تجربہ کار حاذق طبیب کو متعین کیا اس طبیب نے شیخ کا بہت علاج کیا لیکن بات نہ بنی طبیب نے ایک دن مایوس ہو کر کہا۔ اے مرد خدا۔ اگر آپ کے مرض کی شفا میرے کسی عضو کی قطع و برید موقوف ہوتی تو مجھے آپ کی خاطر اس کام میں کوئی تامل نہ ہوتا لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کے مرض میرے قابو سے باہر ہے ابوبکر شبلیؒ مسکرائے اور فرمایا کہ مجھے شفا تو ہو سکتی ہے لیکن اس کے لیے تمہیں زنار قطع کرنی ہو گی طبیب نے فوراً زنار کاٹ ڈالی اور کلمہ پڑھ کر صدق دل سے مسلمان ہو گیا ادھر ابوبکر شبلیؒ بستر علالت سے اٹھ کھڑے ہوئے اور چلنے پھرنے لگے انہیں دیکھ کر لوگوں کو یہ گمان ہوتا تھا کہ انہیں کبھی کوئی بیماری لاحق نہیں، ہوئی ہے یہ حیرت انگیز واقعہ سن کر خلیفہ وقت نے کہا میں نے اپنے خیال میں طبیب کو مریض کے پاس بھیجا تھا حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ ایک مریض طبیب کے پاس گیا تھا۔

ایک دفعہ امام اعظمؒ کے پاس مال تجارت فروخت کے لیے آیا شہر کے بعض سوداگر آپ کے مکان پر آئے اور مال کی خریداری کے بارے میں بحث شروع کی آپ نے فرمایا اس وقت تو کچھ ہو نہیں سکتا صبح کو بات کرنا جب دن نکلا تو شہر کے دوسرے سوداگر مال خریدنے کی غرض سے آئے اور پہلے سوداگروں سے کہیں زائد دام لگائے امام اعظمؒ نے فرمایا بھائیو! ہم نے تو ان کے ہاتھ پہلے سوداگروں کے ہاتھ بیچنے کی نیت کر لی ہے کیا آج کے اس دور میں ایسا بھی کوئی تاجر آپ کو ملے گا جو نیت کرے تو اس کو پورا کرنا ضروری خیال کرے آج کے تجار تو پختہ عہد کر کے توڑ بیٹھتے ہیں، مسلمانو! ایسی تجارت کرو جیسے امام ابوحنیفہؒ کیا کرتے تھے سچ بات تو یہ ہے کہ امام ابوحنیفہؒ میں خوف خدا بہت زیادہ تھا آپ تقویٰ کے ایک پہاڑ تھے آپ اس شخص کے مکان کے سایہ کے نیچے نہیں آرام کیا کرتے تھے جو آپ کا مقروض ہوتا تھا کہ شاید یہ سود نہ بن جائے آپ کی ساری زندگی اسلام کی سربلندی کے لیے بسر ہوئی ہے آپ خوف خدا کی وجہ سے حکومت وقت کی طرف سے کسی عہدہ پر کبھی فائز نہیں ہوئے۔

قرآن و حدیث کا انکار کفر ہے

جو لوگ قرآن پاک کا انکار کرتے ہیں وہ کافر ہیں اسی طرح جو لوگ حدیث کا انکار کرتے ہیں وہ بھی کافر ہیں کچھ لوگوں نے قرآن سے انکار کیا وہ کافر ہوئے اور کچھ لوگوں نے حدیث سے انکار کیا وہ کافر ہو گئے قادیانیوں نے قرآن و حدیث دونوں سے انکار کر دیا اور کافر ہوئے۔

مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

محمد اقبال، حیدر آباد۔

مدینہ یثرب کی ایک بستی تھی آپ جب وہاں تشریف لے گئے تو وہ مدینۃ النبیؐ کے نام سے مشہور ہو گیا اور پھر کثرت استعمال سے لوگ اسے مدینہ یا مدینہ منورہ کہنے لگے۔

بخاری کی تاریخ میں ہے کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی اب مدینہ کو یثرب کہے گا اس کو چاہیئے کہ تین دفعہ استغفار کرے کیونکہ اب یہ شہر پاکیزہ ہے

عیسیٰ بن دینار نے کہا ہے جو اب بھی مدینہ منورہ کو یثرب کہے گا اس کے ذمے گناہ لکھا جائے گا۔ اب مدینہ منورہ کو یثرب کہنا مکروہ ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے محبوب ہونے کے لئے دربار خداوندی میں دعا کرتے ہوئے فرمایا: یا اللہ ہمارے دل میں مدینہ کو اس طرح محبوب بنا دے جس طرح ہماری محبت مکہ مکرمہ سے ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مدینہ منورہ کے لوگوں کے دلوں میں محبوب ہونے کی دعا فرمائی "یا اللہ! بے شک ابراہیم تیرا بندہ ہے اور تیرا خلیل اور تیرا نبی ہے اور میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں اس نے مکہ کی برکت کے لئے دعا کی ہے اور میں تجھ سے مدینہ کے لئے ویسی ہی دعا کرتا ہوں اور اس جیسی مزید برکات کے لئے بھی دعا کرتا ہوں۔ (صحیح مسلم شریف)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو اہل مکہ کے لئے دعا فرمائی اس کا ایک حصہ یہ بھی ہے "پس یا اللہ! تو کچھ لوگوں کے دلوں کو اہل مکہ کے لئے بے قرار فرما دے"

اس لئے جس قدر لوگوں کے دلوں میں مکہ مکرمہ کے لئے بے تابی اور شوق موجزن ہوگا اس سے دگنا مدینہ منورہ کے لئے بھی موجزن ہونا ضروری ہوگا۔ سو یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں مدینہ منورہ کی محبت اور شوق اس قدر عظیم ہے کہ اس کی مثال کہیں نہیں ملتی ہے مسلمان کی نظر میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بستی سب بستیوں سے زیادہ محبوب ہے۔

صحیح بخاری شریف میں یمامہ کے سردار ثمامہ ابن اثالؓ کے اسلام لانے کے واقعہ میں ان کا یہ عقیدہ بھی ذکر ہے کہ جب وہ مشرف بہ اسلام ہو گئے تو دربار سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ عرض کیا۔

اے محمدؐ! اللہ کی قسم روئے زمین پر کوئی بھی چہرہ میری نظر میں آپؐ کے چہرے سے برا نہ تھا مگر آپؐ کا چہرہ تمام چہروں سے محبوب بن گیا۔

اللہ کی قسم کوئی بستی میری نظر میں آپ کی بستی سے زیادہ بری نہ تھی مگر اب آپؐ کی بستی سب بستیوں سے زیادہ میری نظر میں محبوب بن گئی۔ (مشکوٰۃ: باب حکم الاسراء)

آپؐ کی محبت مدینہ کس قدر تھی مندرجہ ذیل روایت سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو مدینہ منورہ کی دیواروں پر نظر پڑتے ہی اپنی اونٹنی کو تیز فرما دیتے اور جس چارپایہ پر بھی سوار ہوتے اس کو بھی تیز چلنے پر آمادہ کرتے جس کی وجہ مدینہ منورہ کی محبت تھی۔ (رواہ البخاری والترمذی)

مدینہ منورہ کے ناموں میں سے المحبوبہ۔ حبیبہ اور المحببہ نام بھی ہیں جو حب محبت اور حب سے مشتق ہیں اس سے زیادہ محبوبیت کی علامت اور کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ کے محبوب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنی ابدی اقامت گاہ بنایا جو کہ بامر خداوندی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اس چیز کو محبوب سمجھیں اور اس کی تعظیم کریں جس کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعظیم فرمائی۔ آپؐ نے فرمایا کہ ساری زمین میں زیادہ محبوب وہ قطعہ زمین ہے جس میں اپنی قبر ہونے کی تمنا کرتا ہوں وہ مدینہ منورہ ہے۔

امت محمدیہ کے علماء کرام کا اس امر پر اجماع ہے کہ زمین کا وہ پاکیزہ ٹکڑا جس کو جسد اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کی آرام گاہ ہونے کا شرف حاصل ہے وہ ساری کائنات سے حتیٰ کہ کعبہ شریف سے بھی افضل ہے۔ تاج سبکی نے تو ابن عقیل حنبلی سے یہاں تک نقل فرمایا

ہے کہ وہ قطعہ زمین عرش سے بھی افضل ہے

تمام شہر اور بستیاں تو تلوار سے فتح کی گئیں مگر مدینہ منورہ قرآنی برکات سے فتح ہوا یہاں کے باشندوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے دین کے لئے مددگار بنایا اور دین کو جگہ دینے والا بنایا۔ مدینہ دار السنہ ہے یعنی مدینہ منورہ میں اکثر شرعی احکام سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائے اور حدیث و سنت کی اشاعت کا منبع بھی مدینہ منورہ ہی رہا اور مدینہ منورہ شہدائے کرام سے بھرپور ہے اور اس بابرکت بستی میں وہ مقدس گروہ آرام فرما ہے جو انبیاء کرامؑ کے بعد سب لوگوں سے افضل اور اشرف ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو مدینہ منورہ میں اقامت کی ترغیب دلائی۔ آپؐ نے مدینہ منورہ کو مرکز بنانے کی ترغیب دلائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب دلائی کہ موت مدینہ منورہ ہی میں آئے تاکہ شفاعت نبویؐ سے سرفراز ہو اور درجہ شہادت کا ملے۔ آپؐ نے اہل مدینہ کے لئے سب سے پہلے شفاعت کرنے کا ارشاد فرمایا۔ مدینہ طیبہ میں وفات پانے والے کا امن اور امانیت کے ساتھ قبر سے نکلنے کا فرمایا۔

مدینہ منورہ کے قبرستان کے متعلق سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے ستر ہزار انسان چاند کی طرح چمکتی ہوئی شکل کے ساتھ اٹھیں گے اور جنت میں بلا حساب داخل ہو جائیں گے اسی طرح آپؐ نے قبیلہ بنو سلمہ کے قبرستان کے متعلق فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ جنت البقیع کا قبرستان جب اموات سے پر ہو جاتا ہے تو اس کے اردگرد سے اموات کو اٹھا کر فرشتے جنت میں ڈال دیتے ہیں۔ فرمایا: مدینہ منورہ کے قبرستان میں مدفون لوگ باقی اموات سے پہلے اٹھائے جائیں گے جو خوش بخت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو آئیں گے ان کے لئے آپؐ کی شفاعت لازم ہو جائے گی مدینہ منورہ زائرین سے گناہوں کی آلودگی کو دور کر دیتا ہے۔ سابقہ گناہوں کو اس طرح جلا دیتا ہے جس طرح آگ چاندی سے میل کچیل جلا دیتی ہے۔ یہ بستی قیامت تک دار السلام رہے گی

یہ بستی برکات کے ساتھ ڈھانپی ہوئی ہے اور اس کی حفاظت آسمانوں کے فرشتے تیز خوفناک چیزوں سے کرتے ہیں اس کے دروازوں پر فرشتے مقرر ہیں جو کہ طاعون اور دجال سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

اس مبارک بستی میں وہ مقامات کافی ہیں جہاں کی گئی دعا قبول ہوتی ہے۔ جیسا کہ روضہ اطہر کے سامنے۔ منبر کے سامنے۔ بقیع میں جو کہ عقیل کا گھر ہے اس کے ایک کونے میں بدھ کے روز نماز ظہر کے بعد مسجد فتح میں کی جانے والی دعا۔ مسجد اجابۃ اور عید کے دن برکۃ السوق کے پاس اس بستی میں مساجد ماثورہ اور دینِ اسلام سے متعلقہ آثار بہت زیادہ ہیں۔ بلکہ برکت قدم قدم پر آشکارا ہے اسی وجہ سے جب امام مالکؒ سے یہ پوچھا گیا کہ آپ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں سے کس بستی میں قیام کو زیادہ بہتر اور محبوب سمجھتے ہیں۔ آپؒ نے فرمایا کہ میں اس مدینہ منورہ میں اقامت کو کیوں پسند نہ کروں جس کے ہر راستہ پر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم چلے ہیں اور جس شہر میں جبریل امین ایک پل سے بھی کم وقت میں نازل ہوا کرتے تھے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو عذاب سے ڈرایا جو اہل مدینہ پر ظلم کریں گے یا ان کو خوف زدہ کریں گے آپؐ کا ارشاد گرامی ہے جو اہل مدینہ کے متعلق برائی سوچے گا اس کو اللہ تعالیٰ اس طرح گال دے گا جس طرح نمک پانی میں گل جاتا ہے اور ایک روایت میں یوں فرمایا کہ اسے اللہ تعالیٰ آگ میں گال دے گا

احمد دینوریؒ نے اپنی کتاب المجالسہ نامی کے ایک طویل قصے میں اس بات کو ذکر فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ ایمان کے فرشتے نے کہا مدینہ منورہ میں میرا قیام ہوگا تو حیا کے فرشتے نے کہا میں بھی تیرے ساتھ رہوں گا۔ اب امت محمدیہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ ایمان اور حیا سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بستی میں ہیں۔ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے قریب ایمان مدینہ منورہ میں اس طرح پناہ لے گا جس طرح سانپ اپنے سوراخ میں آ کر پناہ لیتا ہے یعنی سارے دنیا کے لوگ اسلام سے باغی ہو جائیں گے۔ مگر مدینہ منورہ میں اسلام آخر تک رہے گا۔

مدینہ منورہ کے رہنے والے اس کی دیواروں اور اس کی مٹی سے بہترین خوشبو محسوس کرتے ہیں۔ اشبیلی نے کہا ہے مدینہ منورہ سے ایسی خوشبو آتی ہے جو دنیاوی خوشبو سے ممتاز اور علیحدہ حیثیت رکھتی ہے۔ یاقوت نے کہا کہ مدینہ منورہ کی خصوصیات میں سے ایک یہ خصوصیت بھی ہے کہ اس کی ہوا معطر اور خوشبو والی ہے۔ برسات میں اس کی مٹی سے

ایسی خوشبو نمودار ہوتی ہے جو دوسری بستی کی مٹی سے ظاہر نہیں ہوتی۔ جو آدمی اس بستی کی مٹی کو معیوب سمجھے گا سزا کا مستحق ہوگا۔ امام مالکؒ نے اس آدمی کو تیس درے مارنے کا فتویٰ دیا تھا جس نے یہ کہا تھا کہ مدینہ منورہ کی مٹی ناقص ہے اور اس کو قید کرنے کا بھی حکم دیا تھا اور یہ بھی فرمایا تھا کہ یہ آدمی گردن زنی کے قابل ہے جس نے اس بستی کو عیب دار اور ناقص کہا جس میں حضورؐ آرام فرما ہیں۔

علامہ ابن جوزی اور ابن النجار نے یہ حدیث روایت کی ہے کہ مدینہ منورہ کی مٹی جذام سے شفا بخشتی ہے اور ابن اثیر کی جامع الاصول میں حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ جب سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے تو آپؐ کے استقبال کے لئے وہ مسلمان مدینہ منورہ سے باہر نکلے جو اس غزوہ میں شریک نہ ہوئے تھے۔ ان کے چلنے سے غبار اڑی جس سے بچنے کے لئے حضورؐ کے بعض ساتھیوں نے اپنے ناک پر کپڑا ڈال دیا تاکہ غبار حلق اور ناک میں نہ چلی جائے تو سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے سے نقاب ہٹاتے ہوئے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ مدینہ منورہ کی گرد و غبار میں ہر مرض کے لئے شفا ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں یوں سمجھتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصیت کے ساتھ جذام کوڑھ اور برص (پھلبہری) کا ذکر فرمایا ہے۔

رزین نے ابن عمرؓ کی روایت میں یوں بھی نقل کیا ہے۔ سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک لمبا کر کے چادر کو اس کے چہرے سے ہٹاتے ہوئے فرمایا کہ تجھے پتہ نہیں مدینہ منورہ کی کھجور ہر بیماری کا علاج ہے اور اس کی مٹی جذام کے لئے شفا ہے۔

مسلم شریف میں یہ حدیث ہے کہ جو آدمی ان بانوں کی کھجوروں میں سے جو کہ مدینہ منورہ کے دونوں پہاڑی سلسلوں کے درمیان واقع ہیں۔ نہار منہ سات کھجوریں کھائے گا وہ شام تک ہر مرض سے محفوظ رہے گا۔ اور بخاری مسلم میں یہ حدیث ہے کہ جو آدمی علی الصبح نہار منہ سات کھجوریں کھائے گا اس پر اس دن نہ تو جادو اثر کرے گا اور نہ ہی زہر کا اثر ہوگا۔

مدینہ منورہ کی کھجوروں کی اقسام بہت زیادہ ہیں ایک سو تیس سے زیادہ۔

عجوہ کھجور مدینہ منورہ کی بہترین کھجور ہے اور ابن اثیر نے کہا ہے کہ عجوہ کھجور کی ایک خاص قسم ہے جو حجم میں صیحانی کھجور سے بڑی ہے اور جس کا رنگ سیاہی مائل ہے اور یہ ان کھجوروں میں سے ہے جس کا پودا سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے بویا تھا کھجور کی یہ قسم سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں نمودار ہوئی ہے۔ پہلے نہ تھی۔

امام احمدؒ نے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جان لو کہ کھجور آنکھ کی بیماری کے لئے شفا ہے اور عجوہ کھجور جنت کا میوہ ہے۔

امام خطابی نے فرمایا ہے کہ عجوہ کا جادو اور زہر کے اثر سے نجات دینا یہ صرف سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا اثر ہے۔ اس میں طب کا کوئی دخل نہیں۔

مدینہ منورہ میں رمضان شریف کے روزے رکھنا اجر و ثواب میں دوسرے شہروں میں ایک ہزار ماہ کے روزوں کے برابر ہے اور مدینہ منورہ میں نماز جمعہ ادا کرنا دوسرے شہروں کی ایک ہزار نماز کے ساتھ ثواب میں برابر ہے۔ مدینہ منورہ میں نیک اعمال کا اجر و ثواب کئی گنا زیادہ ملتا ہے۔ مدینہ منورہ میں کی جانے والی ہر نیکی کا اجر و ثواب دوسرے شہروں کی نسبت سے ایک ہزار گنا زیادہ ملتا ہے۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان اس مسجد میں (مسجد نبویؐ) چالیس نمازیں ادا کرے گا اس کے لئے دوزخ کی آگ سے نجات اور عذاب سے نجات لکھ دی جائے گی اور وہ نفاق سے محفوظ رہے گا۔ (الطبرانی فی الاوسط)

(۶) اللہ کی رضا کے مقابلے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کرو۔

(۷) لا حول ولا قوۃ الا باللہ کثرت سے پڑھو۔

ختم نبوت زندہ باد
ھو الشافی
مطب صدیقی
تفصیلی فارم منگانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ ساندہ آباد ضلع گوجرانوالہ

اہل کلیسا کا اسلام اور اہل اسلام پر الزام اور اس کا جواب

حافظ محمد اقبال رنگونی، مانچسٹر

کی گہرائیوں کے ساتھ اسلام قبول کرنا شروع کر دیا ہے اور اسلامی دعوت پر لبیک کہہ رہے ہیں۔

کاش کہ ڈاکٹر گلیری اس حقیقت کا اعتراف کر لیتے کہ اسلام چونکہ ایک سچی اور پاکیزہ کتاب ہے جس کا ہر صفحہ صداقت پر مبنی ہے۔ تو کبھی یہ نہ کہنا پڑتا کہ پتہ نہیں کیا بات ہے۔ اس کے برعکس اہل کلیسا اور اس کے حواریوں کی تہذیب کا ایک منظر دیکھئے جو لوگ آج چیخ چیخ کر اسلام اور اہل اسلام کو بدنام کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ذرا ان کے گھر کا حال بھی پڑھئے اور خود انہی کی زبانی اسے سنیئے ۱۰۹۵ء سے ۱۲۷۰ء تک مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگیں لڑی گئیں۔ اس کی اصل وجہ یہ تھی کہ اس دور کے پوپ اور راہبوں نے عوام الناس کو مسلمانوں کے خلاف ایک زہریلا ذہن تیار کیا۔ اور ایک انجمن بنا کر اس کے اجلاس میں جنگ کا فیصلہ کیا گیا۔ پوپ نے تمام اسقفوں اور راہبوں کو حکم دیا کہ مسلمانوں کے خلاف لوگوں کو ابھاریں اور خود بھی اس میں پیش پیش تھا۔ نجات بیت المقدس کے نام پر ایک گروہ بیت المقدس کو آزاد کرانے کے لیے اٹھا جس میں ایک ملین سے زیادہ لوگ شریک تھے۔ وحشیانہ پن کا دور اس قدر شدید تھا کہ راستے میں لوگوں کو غارت کرنا آگ میں جلانا مشغلہ کرنا ایک معمولی بات تھی۔ چلتے چلتے بیت المقدس تک آیا۔ اور ۱۰۹۹ء میں قبضہ کر لیا۔ فرانس کے مشہور مؤرخ گوستاؤ لی بون لکھتا ہے!

صلیبی مجاہدین کی بداعمالی و بدکرداری سے جو ان تمام ملکوں میں ظاہر ہوئی ان کو روئے زمین کے وحشی ترین بے شعور ترین اور درندہ پن صفت کے لوگوں میں لا کر کھڑا کر دیا۔ یہ لوگ اپنے سوگندرن' دشمنوں' کہتے ہیں جھوٹ بولو اور اتنا بولو کہ وہ سچ سمجھا جائے۔ اہل کلیسا اور اس کے حواریوں نے اس پر بڑی شدت سے عمل کیا اور آج تک اس بات کو اپنے گلے ہیں لٹکائے گلی گلی کوچے کوچے گھوم رہے ہیں۔ ان لوگوں نے اسلام اور اہل اسلام کی جو خوفناک صورت گھڑ رکھی ہے اس سے یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ اسلام ایک ظالم مذہب ہے، اور اہل اسلام ایک خونخوار اور وحشی قوم ہیں۔ اور موقع ملتے ہی مار دھاڑ، قتل و غارت گری، ظلم و ستم شروع کر دیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کا ایک طبقہ حلقہ اسلام میں داخل نہ ہو سکے اور عیسائیت کے دام تزویر و تلبیس میں پھنسا رہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ نہ تو اسلام ایک ظالم ہے اور نہ ہی اہل اسلام ایک جنگجو اور خونخوار قوم ہے۔ اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ اس کی شاہد ہے کہ اسلام اپنے اعلیٰ اخلاق، حسین کردار کی بناء پر پھیلا ہے اور اس نے اپنے ماننے والوں کو وہ سچا اور پاکیزہ سبق دیا ہے کہ جس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ اسی بناء پر لوگوں نے روح کی گہرائیوں کے ساتھ اسلام قبول کیا۔ اور دین و دنیا میں کامیابی و سرخروئی کے نمونے بن گئے۔

نیپلس یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر واکیا گلیری کہتے ہیں کہ پتا نہیں کیا بات ہے کہ اسلامی ممالک میں غیر مسلموں کو ضرورت سے زیادہ آزادی اور مسلمانوں کے پاس وسائل تبلیغ کی قلت کے باوجود آخری سالوں میں اسلام ایشیاء اور افریقہ میں بڑی سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ نہ معلوم اس دین میں کون سی اعجازی قوت پوشیدہ ہے یا کون سی طاقت اس کے ساتھ مخلوط کر دی گئی ہے اور نہ معلوم کیا قصہ ہے کہ لوگوں نے روح

بے گناہ، بابا، لشکریوں، عورتوں، بچوں کے ساتھ یکساں ظلم کرتے اور بلاتفریق سب کو قتل و غارت کرتے تھے، اس ظالمانہ وحشیانہ کارروائیوں کا افسر گوڈ فرے ہار تذین رہے، پوپ کو تفصیلات سے مطلع کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ!

اگر آپ یہ جاننا چاہیں کہ بیت المقدس میں ہمارے ہاتھوں کیا مصیبت نازل ہوئی تو بس اتنا سمجھ لیجئے کہ رواق سلیمان اور معبد میں جہاں ہم میں سے کسی کا گزر ہوتا تھا تو گھوڑے زانوں تک خون میں ڈوب جاتے تھے۔

(تاریخ آبرنامہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۶)

پادری رابرٹ جس نے چشم دید حالات بیان کیے ہیں لکھتا ہے کہ!

ہمارا لشکر گزرگاہوں، میدانوں، کوٹھوں پر مسلسل گشت و حرکت کرتا تھا اور قتل عام سے اس کو ایسی لذت ملتی تھی جیسے اس شیرنی کو قتل کرنے میں ملتی ہے جس کے بچے کو کوئی اٹھا لے گیا ہو۔ ہمارا لشکر جوان بوڑھے کے قتل میں کوئی فرق نہیں کرتا تھا۔ اپنی سہولت کی خاطر کئی کئی آدمیوں کو ایک رسی میں باندھ کر سولی پر لٹکا دیتا تھا۔ ہمارے لشکری ہر اس شخص کو قتل کر دیتے تھے جو ان کے سامنے

پڑ جاتا۔ مردہ لڑکوں کا پیٹ پاک کر دیتے تھے۔ زر و جواہر کا پتہ جہاں بھی چل جاتا تھا اس کو ڈھونڈ نکال لیتے تھے۔ یہاں تک کہ بوہیمانڈ جو سردار تھا۔ اس نے تل ہی بچ گئے ہوئے لوگوں کو حاضر کرنے کا حکم دیا۔ پھر عورت، مرد، بوڑھے، ناتواں لے کر ہر قسم کے لوگوں کو قتل کر دیا اور جوانوں کو بیچنے کے لیے انطاکیہ روانہ کر دیا۔

(بحوالہ تمدن اسلام و عرب صفحہ ۳۰)

اہل کلیسا کے تمدن، تہذیب کی ایک مختصر سی جھلک ہے، جس سے معلوم ہوگا کہ خونخوار اور جنگجو قوم کے لقب کا کون مستحق بن سکتا ہے۔ ورنہ جانیے۔ جنگ آزادی کے حالات سامنے رکھیے۔ یہی اہل کلیسا ہندوستان وارد ہوئے تو انھوں نے کیا کیا۔ ایک انگریز افسر کہتا ہے کہ!

انبالہ سے دلی تک ہزاروں بے قصور دیہاتیوں کو انگریزوں نے مار ڈالا۔ ان کے بدنوں کو سنگینوں سے چھیدا جاتا تھا۔ اور ہندوؤں کے منہ میں گائے کا گوشت ٹھونسا جاتا تھا۔ (روشن مستقبل)

مسٹر ٹامسن کے اپنے الفاظ ہیں کہ!

دہلی کے کچھ مسلمانوں کو ننگا کر کے اور زمین سے باندھ کر سر سے پاؤں تک جلتے ہوئے تانبے کے ٹکڑوں سے اچھی طرح داغ دیا جاتا اور مسلمانوں کو سور کی کھالوں میں سی دیا جاتا تھا۔ (ایضاً)

یورپین تہذیب کی ایک مختصر جھلک ہے۔ ورنہ تاریخ کے اوراق اس قسم کے روح فرسا واقعات سے بھرے پڑے ہیں۔ جس سے ہر شخص بآسانی معلوم کر سکتا ہے کہ دوسروں پر وحشی اور خونخوار کا الزام لگانے والے کے ہاتھ کتنے بے گناہوں کے خون سے رنگین ہیں۔

حضرت کعب ابنِ مالک رضؓ کا بائیکاٹ

تحریر: سید منظور احمد شاہ آسی مانسہرہ

حضرت کعب بن مالک رضؓ مشہور انصاری صحابی ہیں یہ ان خوش قسمت افراد سے ہیں جو ۷۳ دیگر انصار کے ہمراہ عقبہ ثانیہ کی بیعت میں حاضر ہوئے اور بیعت فرمائی تھی۔ یہ سوائے غزوہ تبوک کے کسی غزوہ سے پیچھے نہ رہے۔ یہ خود اپنا واقعہ بیان فرماتے جو احادیث کے تفصیل سے ذکر ہے۔

رسول اللہ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب کسی غزوہ میں شرکت کے لیے تشریف لے جاتے تھے تو اس کو پوشیدہ رکھتے تھے۔ یہ نہ بتلاتے تھے کہ کس طرف جانا ہے تاکہ جنگی اصول کے مطابق دشمن تک یہ بات نہ پہنچ جائے۔ سخت گرمی کا زمانہ تھا مسلمان تنگ دست، سفر بھی دور کا تھا۔ مقابلے میں دشمن بھی بہت طاقت ور تھا۔ جس کی تعداد بھی کئی گنا زیادہ تھی۔ اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تفصیل سے مسلمانوں کو بتلایا تاکہ زیادہ سے زیادہ تیاری کر سکے جائیں۔ تیس ہزار کا لشکر تیار ہوا۔ اس جہاد میں جانے والی فوج کی کوئی فہرست نہ تیار کی گئی۔ جو لوگ اس میں شامل نہ ہونا چاہتے تو وہ چھپ سکتے تھے۔ موسم بھی ایسا تھا کہ کھجوریں پک کر تیار تھیں۔ اسی دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن لشکر لے کر نکلے۔ چونکہ لشکر میں سواریاں کم تھیں کئی کئی صحابہ باری باری ایک ایک سواری پر سوار ہوتے۔ لشکر پیدل بھی چل رہا تھا۔ جبکہ میرے پاس دو اونٹنیاں تھیں۔ میرا خیال تھا کہ میں لشکر کو بعد میں بھی جا کر پکڑ سکتا ہوں۔ نہایت تیز اور طاقت ور قسم کی اونٹنیاں ہیں۔ لہذا آج کل کرتا رہا۔ یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تبوک بھی پہنچ گئے۔ تبوک پہنچ کر میرے بارے میں استفسار فرمایا کہ کعب بن مالک رضؓ کو کیا ہوا وہ نظر نہیں آ رہا۔ بنو سلمہ کے ایک صحابیؓ نے عرض کی اس کو اچھے لباس اور ٹھنڈے پانی اور تازہ کھجوروں نے روکا ہے۔ حضرت معاذ بن جبلؓ جو اس صحابی کے قریب ہی کھڑے تھے عرض کی کہ اے شخص تو نے کعب بن مالک رضؓ کے بارے میں غلط اور بری بات کی ہے اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔

یا رسول اللہ! میں نے تو ان میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں دیکھا۔

حضرت کعب بن مالک رضؓ فرماتے ہیں کہ یہاں تک کہ پچاس دن گزر گئے میں بھی لشکر سے نہ مل سکا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے ہم سب خدمت اقدس میں حاضر ہوئے منافقین نے تو مختلف حیلے بہانے پیش کیے اور اپنی جانیں چھڑا لیں۔ میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کعب تم کیوں نہ ہمارے ساتھ جہاد میں شامل ہوئے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تو سب کچھ

تھا۔ میرے نفس نے مجھے غفلت میں ڈالا۔ اور میں رسوائی کے بھنور میں ڈوب گیا۔ میں اگر چاہتا تو آپؐ کے سامنے جھوٹ کہہ دیتا۔ مجھے باتیں بنانا آتی ہیں۔ اگر دنیا کے کسی بادشاہ کے سامنے ہوتا تو چرب زبانی سے کام لیتا لیکن آپ اللہ کے رسولؐ ہیں اس لیے سچ سچ بات عرض کر دی ہے۔

یہ باتیں سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے گھر ٹھہرو اور اللہ کے حکم کا انتظار کرو۔ ادھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہؓ سے فرمایا کہ کوئی شخص بھی کعب بن مالکؓ کے ساتھ بات چیت کرے اور نہ ہی سلام کرے۔ تمام صحابہ کرام کو حکم دیا کہ کعب بن مالکؓ کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔ اور کوئی صحابی نہ تو میرے ساتھ بات چیت کرتا اور نہ میرے سلام کا جواب دیتا۔ میں نے ایک آدمی سے پوچھا کہ جو حکم میرے بارے میں دیا گیا ہے۔ آیا ایسا ہی حکم کسی اور کے بارے میں بھی ہے۔ تو مجھے بتایا گیا کہ دو آدمی اور ہیں۔ ایک تو ہلال بن امیہؓ دوسرے مرارہ بن ربیع ہیں۔

یہ سن کر مجھے کچھ تسلی ہوئی کہ چلو اس امتحان میں اکیلا میں ہی نہیں بلکہ دو مسلمان اور بھی ہیں۔ ان دونوں نے گھر سے نکلنا تک چھوڑ دیا۔ لیکن میں باقاعدہ مسجد نبوی تک جاتا، نماز پڑھتا، اور مسجد نبوی کے ایک گوشے میں بیٹھ جاتا۔ میرے آقا مولا آنکھ کے کنارے سے میری جانب دیکھتے، اور میری حالت کو دیکھتے اور جب میں آپ کی طرف دیکھتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری جانب نگاہیں پھیر لیتے۔ مسلمانوں کا رویہ ایسا تھا کہ کوئی صحابیؓ میرے ساتھ بات چیت نہ کرتا۔ میرے سلام کا جواب تک نہ دیتا۔ جو مسلمان اس سے قبل میرے دوست تھے جن کی انتہائی محبت میرے ساتھ تھی وہ سب کے سب میرے لیے اجنبی بن گئے۔ مجھے ساری زمین ویرانہ نظر آنے لگی۔ اور سب سے زیادہ مجھے جو فکر یہ تھی کہ خدانخواستہ اگر اسی حالت میں میری موت واقع ہو گئی تو میرا جنازہ کوئی بھی نہیں پڑھے گا۔ اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو کوئی بھی مجھے قبول نہ کرے گا۔ اور ساری زندگی میرا بائیکاٹ رہے گا۔ کئی ہفتے گزر گئے۔ صحابہؓ کا رویہ وہی تھا۔ میرے ایک چچا زاد بھائی ابو قتادہؓ تھے جس کے ساتھ میری سب سے زیادہ محبت تھی ہم جب تک ایک دوسرے کو دیکھ نہ لیتے چین نہ آتا۔ میں ان کے باغ میں دیوار پھاند کر داخل ہوا۔ ابو قتادہؓ کو سلام کیا! خدا کی قسم میرے سلام کا اس میرے بھائی نے جواب نہ دیا۔ میں نے پوچھا! اے قتادہ! تم کو معلوم ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہوں۔ لیکن قتادہؓ نے کوئی جواب نہ دیا۔ تین بار میں نے دہرایا لیکن وہ نہ بولے۔ آخر میں اتنا کہا کہ اے کعب! اس بات کو اللہ اور اس کا رسول ہی جانتے ہیں۔ میں یہ سن کر رو پڑا۔ دیوار سے کود کر باہر آ گیا۔ اسی دوران ایک دن بازار میں پھر رہا تھا کہ اچانک ملک شام کا ایک عیسائی لوگوں سے میرا پتہ پوچھ رہا تھا۔ لوگوں نے اس تاجر کو اشارہ کر کے بتلایا کہ وہ جا رہا ہے وہ تاجر میرے پاس آیا اور شاہ غسان کا خط مجھے دیا۔ میں نے وہ کھولا اس میں لکھا ہوا تھا۔

"اما بعد! مجھے یہ خبر ملی ہے کہ آپ کے نبیؐ نے آپ سے بے وفائی کی اور آپ کو دور کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ذلت اور ہلاکت کی جگہ میں نہیں رکھا تم اگر میرے یہاں آنا پسند کرو تو آ جاؤ ہم تمہاری مدد کریں گے۔"

حضرت کعب بن مالکؓ فرماتے ہیں۔ جب میں نے یہ خط پڑھا تو مجھے آگ لگ گئی اور میں نے کہا یہ اور میرے لیے امتحان وابتلا ہے کہ کفار کو بھی مجھ سے توقع ہو گئی ہے اور کفر کی طرف دعوت دینے لگے ہیں۔ میں یہ خط پڑھ کر تھوڑا آگے چلا ایک تنور جل رہا تھا وہ خط اس میں جھونک دیا۔ اور اس عیسائی سے کہا تمہارے بادشاہ کے خط کا یہ جواب ہے۔ جاؤ اپنے بادشاہ سے کہہ دینا کہ میرے آقا کی بے التفاتی تمہارے اعزاز واکرام سے لاکھ درجہ بہتر ہے مجھے تمہاری کسی بھی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت کعب بن مالکؓ فرماتے ہیں چالیس دن اسی عالم میں بیت گئے۔ چالیسویں دن حضرت خزیمہ بن ثابتؓ آپؐ کا پیغام لے کر آئے کہ تم اپنی بیوی سے علیحدہ ہو جاؤ۔ میں نے پوچھا کہ طلاق دے دوں یا صرف علیحدہ رہوں۔ قاصد نے کہا نہیں صرف علیحدہ رہنے کو کہا ہے۔ یہ سن کر میں نے اپنی بیوی کو میکے بھیج دیا۔ مجھے پتہ چلا کہ ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع کو بھی آپؐ نے یہی حکم بھیجا تھا چونکہ یہ دونوں حضرات بوڑھے تھے ان کی بیویاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی۔ ہلال اور مرارہ دونوں کمزور ہیں ان کے پاس کوئی خادم بھی نہیں اگر آپؐ اجازت دیں تو ہم گھر کا کام کاج کر دیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں یہ اجازت ہے صرف ان کے بستر سے جدا رہنا۔ ان عورتوں نے عرض کی وہ تو ایسے پریشان ہیں کہ دنیا و مافیہا سے بے خبر ہیں۔ اور تو کوئی خیال ہی انہیں نہیں

ہے۔ مجھے بھی دوسرے صحابہؓ نے کہا کہ تم بھی آپؐ سے خدمت لینے کی اجازت لے لو۔

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں سے کہا میں تو ایسی جرأت نہیں کر سکتا کیا خبر آپؐ اجازت دیں یا نہ دیں۔ اور میں نوجوان ہوں۔ اپنا کام خود بھی کر سکتا ہوں۔

الغرض اسی طرح ہمارے شب و روز گزر رہے تھے۔ میں اپنی اس مصیبت پر انتہائی رنجیدہ تھا۔ اور سخت نالاں تھا۔ ایک تہائی رات ہی گزری تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول کرنے کی اطلاع بذریعہ وحی دے دی۔ ام المؤمنین حضرت اُمّ سلمہؓ نے رات کو عرض کیا کہ کعب بن مالکؓ کو اسی وقت خبر دے دی جائے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت اطلاع دے دی گئی تو لوگوں کا ہجوم ہو جائے گا۔ اور نیند مشکل ہو جائے گی۔

حضرت کعب بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں صبح کی نماز پڑھ کر گھر کی چھت پر لیٹا ہوا تھا۔ انتہائی پریشان تھا۔ اور وہ حالت جس کا تذکرہ خود خالق کائنات نے ان الفاظ میں فرمایا۔

ترجمہ : ”اور ان تین شخصوں پر جن کو پیچھے رکھا تھا۔ یہاں تک کہ جب تنگ ہو گئی ان پر زمین باوجود کشادہ ہونے کے اور تنگ ہو گئیں، ان پر جانیں ان کی اور سمجھ گئے کہ کہیں پناہ نہیں۔ اللہ سے مگر اسی کی طرف۔“ (سورۃ توبہ آیت نمبر ۱۱۸)

مجھ پر میری زمین باوجود وسعت کے تنگ ہو چکی تھی کہ اچانک سلع پہاڑ پر حضرت صدیق اکبرؓ نے چڑھ کر آواز دی کہ :

”اے کعب بن مالکؓ ! تم کو مبارک ہو تمہاری توبہ قبول کر لی گئی ہے۔“

یہ آواز سن کر میرے دوست اور رفقاء مجھے مبارک باد دینے کے لیے دوڑ پڑے اور کہنے لگے۔ تمہیں مبارک ہو خدا نے تمہارے اخلاص کی وجہ سے توبہ کو قبول کر لیا ہے۔ میں نے اس خبر کو سنتے ہی دربارِ خداوندی میں سر کو جھکایا اور جبینِ نیاز کو زمین پر رکھ دیا کہ اللہ نے میری توبہ قبول کر لی۔ اور جس آدمی نے مجھے خوشخبری سنائی تھی میں نے اس خوشی کے عالم میں اپنے تن کے کپڑے بھی اُتار کر اس کو دے دیے۔ اور دوڑا دوڑا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپؐ صحابہؓ کے جھرمٹ میں تشریف فرما تھے۔ مہاجرینؓ و انصارؓ ایک دوسرے سے بڑھ کر مجھے مبارکباد دے رہے تھے۔ آپؐ نے جب مجھے دیکھا تو آپؐ کا چہرہ خوشی و مسرت سے چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا!

”اے کعبؓ ! بشارت ہو کہ آج جیسا مبارک دن تمہاری پیدائش سے لے کر آج تک تم پر نہیں آیا۔ آج تمہاری توبہ کو خداوند قدوس نے قبول فرما لیا ہے۔“

اس کے بعد میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہؐ ! میں اس مبارک موقع پر اپنا سارا مال اللہ کے راستے میں صدقہ کرتا ہوں چونکہ یہ ابتلا محض اس مال کی وجہ سے ہوا ہے۔ لہٰذا میں اس کو اللہ کے راستے میں صدقہ کر رہا ہوں۔

آپؐ نے فرمایا نہیں ! میں نے عرض کیا آدھا مال۔ آپؐ نے فرمایا نہیں یہ بھی زیادہ ہے۔ میں نے تیسری بار عرض کیا کہ تہائی مال اللہ کے راستے میں صدقہ کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا ہاں ! تہائی مال صدقہ کر دو۔ میں نے پھر عرض کیا۔

”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : خداوند قدوس نے مجھے سچ بولنے کی وجہ سے نجات دی۔ میں تا زندگی جھوٹ نہیں بولوں گا۔“

چنانچہ حضرت کعب بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے آج تک جھوٹ نہیں بولا۔ اور مجھے اُمید ہے کہ باقی زندگی میں بھی کبھی جھوٹ نہیں بولوں گا۔

قارئین حضرات اس واقعہ میں بیسیوں نکات اور عبرتیں مسلمانوں کے لیے موجود ہیں۔

مثلاً : شاہِ غسان کے خط کو حضرت کعب بن مالکؓ نے کس طرح تنور میں جھونکا اس سے صحابہؓ کے ایمان کی پختگی کا اندازہ کریں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور تعلق کتنا مضبوط ہے۔

(۲) جب حضرت کعب بن مالکؓ کی توبہ قبول ہوئی تو وہی صحابہ جو اس سے قبل کعب بن مالکؓ کے سلام کا جواب نہ دیتے تھے اب خوشخبری سنانے اور مبارک باد دینے کے لیے سابقت کر رہے تھے۔ اور دوڑ رہے تھے۔ اس سے صحابہؓ کی اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ دیکھئے کہ کس طرح ان تینوں سابقین اولین کا سوشل بائیکاٹ کیا اور یہ پچاس دن انہی ”تینوں صحابہؓ“ نے کس ”تنگی“، پریشانی اور رنج والم سے گزرے کہ خود قرآن نے ان کی کیفیت کی منظر کشی فرمائی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ان تینوں مخلصین کی پریشانی دیکھی نہ جاتی تھی لیکن حکم الٰہی تھا۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ بعض حالات میں سوشل بائیکاٹ ... خود مسلمانوں کا کیا جا سکتا ہے۔ جب ...... کسی کے قول و فعل سے مسلم اکثریت متاثر ہو تو ان کو باز

رکھنے کے لیے سوشل بائیکاٹ کیا جا سکتا ہے۔

جب ہم یہ کہتے ہیں کہ قادیانی اور لاہوری، مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے تو مغرب زدہ طبقہ سامراجی تو رعلماء کے خلاف پروپیگنڈہ کرتا ہے کہ علماء تنگ نظر ہیں کم ظرف ہیں۔ خواہ مخواہ قادیانیوں کے خلاف اتنا متشددانہ رویہ اختیار کرتے ہیں وہ مغرب پرست یہ نہیں سوچتے کہ قادیانی اور مرزائی پاکستان اور پاکستانی آئین کے باغی ہیں۔ انہیں اگر آج موقع مل جائے تو مسلمانوں کو اور علماء کو حرفِ غلط کی طرح مٹا دیں۔

اسلام انسانی حقوق کا سب سے بڑا علمبردار ہے، دنیا کا کوئی قانون کوئی دستور انسانی حقوق کی حفاظت اس طرح نہیں کرتا جتنا اسلام نے تحفظ دیا خود سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن مالکؓ اور بلال بن امیہؓ اور مرارہ بن ربیعؓ کا اس وجہ سے کہ وہ غزوہ تبوک میں شامل نہ ہو سکے تھے۔ صحابہؓ کو حکم دیا کہ ان تینوں کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے اور ان تینوں کا پچاس دن بائیکاٹ کیا گیا۔ جس کی تفصیل آپ .... پڑھ چکے ہیں۔ کوئی ماں کا لال ایسا نہیں جو یہ دعویٰ کر سکے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی زیادہ انسانی حقوق ..... کا محافظ ہوں۔

وقت کے موافق جرات جاننا ہے دو عقلمند ہے
الفاظ کم در کر دو پرہیزگاری سے نزدیک تر ہے
انبیاء کے بعد صحابہ کرامؓ سے بہتر انسان کوئی نہیں
نبوت کا مقام وہاں سے شروع ہوتا ہے جہاں
ساری مخلوق کے درجات ختم ہو جاتے ہیں۔

بزم ختم نبوت

ٹی وی، وی سی آر کی لعنت

ایک سچا واقعہ

چوہدری ایم اے جاوید
چک نمبر ۹۵-۶ آر، پوسٹ بکس نمبر ۷۵
ضلع ساہیوال

بزم ختم نبوت میں شرکت کے لئے خط لکھ رہا ہوں میں نے آپ کے کسی شمارے میں ایک واقعہ ٹی وی کے متعلق پڑھا۔ اس سلسلہ کا ایک سچا واقعہ میرے ساتھ رونما ہوا جسے کہ میں آپ کا شمارہ پڑھنے کے بعد اپنے دل میں محفوظ نہ رکھ سکا میں نے ہمت سے کام لیا کہ اس میں میری بے عزتی نہیں ہو سکتی ہے کہ کچھ لوگ میرا یہ واقعہ پڑھنے سے وی سی آر اور ٹی وی دیکھنا چھوڑ دیں۔

واقعہ یوں ہوا کہ مبارک ماہ رمضان کا مہینہ تھا۔ میں میرا ایک افسر اور دو دوست ایک ساتھ اکٹھے رہتے تھے۔ اور تمام میاں چنوں میں ملازم تھے۔ ہم لوگ جب شام کو دفتر سے فارغ ہو کر گھر آئے تو سب سے پہلا کام ٹی وی اور وی سی آر لگانے کا کرتے تھے۔ اس وقت لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہوتے اور تمام مسجدوں میں تراویح ہو رہی ہوتیں۔ ..... اس وقت خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر رحمتیں نازل کر رہا ہوتا تھا۔ اِدھر ہم بدنصیب ٹی وی، وی سی آر کے سامنے بیٹھے دوزخ میں جگہ بنا رہے ہوتے تھے۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا۔ جونہی ماہِ رمضان ختم ہوا ہم چاروں ۲ لاکھ روپے کے سرکاری فراڈ میں ملوث ہو گئے۔ کوئی نامعلوم آدمی ایک جعلی چیک کے ذریعے یہ روپے نکلوا کر لے گیا۔ اور ہم لوگ اس فراڈ میں پھنس گئے۔ یہاں تک کہ ایک ہفتہ جیل میں گزرا۔ اور پولیس تفتیش میں ۶ ماہ چاروں شامل رہے۔ پولیس نے ہمیں ہر قسم کی ذہنی جسمانی تکلیفیں دے کر گناہ گار ثابت کرنے کی کوشش کی یہ ہم لوگوں پر اتنا بڑا عذاب تھا کہ خداوند کریم ایسا وقت کسی دشمن پر نہ لائے۔ اور اب اس کیس کو پورے پانچ سال ہو گئے ہیں ابھی تک ہم سب لوگ ذہنی طور پر پریشان ہیں اور خدا جانے آگے کیا ہوگا۔ یہ سچا واقعہ ہے اس لئے تحریر کر رہا ہوں کہ میرے مسلمان بہن بھائی اس کو پڑھنے کے بعد ماہِ رمضان کی قدر کریں اور ہر کام چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی خوب عبادت کریں۔ اور ٹی وی، وی سی آر دیکھنے سے پرہیز کریں۔ میرے اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں۔ میں تمام بہن بھائیوں سے کہنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں چند ہی روز بعد ہمارے اپنے گناہ کی سزا سنا دی۔ اور اب ہم تم لوگ پانچ سال سے مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آئندہ اچھے کام کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

نوٹ:۔ گذشتہ واقعہ میں نام پتہ غلطی سے رہ گیا تھا اور اصل جبی کتابت کے بعد ضائع ہو گیا تھا بزم ختم نبوت میں جو مراسلات شائع ہوتے ہیں وہ قارئین کے خیالات پر مبنی ہوتے ہیں۔ ادارہ کا ان سے اتفاق ضروری نہیں۔ (ادارہ)

۱۳ بیماریوں کا مجسمہ

مرزا قادیانی کے امراضِ خبیثہ

مولانا قاضی محمد [illegible]

امراضِ سر

(۱) ایک انگریزی وضع کا پاخانہ جو ایک چوکی ہوتی ہے اور اس میں ایک برتن ہوتا ہے آپ ساتھ لادیں۔ مجھے دوران سر کے شدت سے مرض ہو گئی ہے۔ پیروں پر بوجھ دے کر پاخانہ پھرنے سے میرے سر کو چکر آتا ہے۔ (مکتوبات امام بنام غلام صفحہ ۶)

(۲) دو مرضیں میرے لاحق ہیں۔ ایک بدن کے اوپر کے حصہ میں یعنی دوران سر اور ایک نیچے کے حصہ میں کثرت پیشاب (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۰۷)

امراضِ دماغ

(۱) ایک ابتلاء مجھ کو اس شادی کے وقت یہ پیش آیا کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میرا دل اور دماغ سخت کمزور تھا۔ اور میں بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تھا (تریاق القلوب صفحہ ۳۵ ط ۱-۲)

(۲) اس عاجز کا دماغ بہت کمزور ہو گیا ہے (مکتوبات احمدیہ جلد ۵ نمبر ۲ صفحہ ۲)

(۳) حافظہ میں بہت قصور ہو گیا ہے۔ (مکتوبات احمدیہ جلد ۵ نمبر ۲ صفحہ ۱۱)

امراضِ نزلہ، زکام

(۱) یہ عاجز قریباً دس روز سے بیمار ہے۔ نزلہ اور زکام کا اس قدر غلبہ ہے کہ رات کو نیند نہیں آتی۔ (مکتوبات جلد ۵ نمبر ۱ صفحہ ۱۳)

(۲) میری طبیعت ابھی علیل ہے ۔ ۔ ۔ زکام کا بہت زور ہے (مکتوبات احمدیہ جلد ۵ نمبر ۱ صفحہ ۱۳)

(۳) میری طبیعت ابھی علیل ہے، ضعف دماغ اس قدر ہو گیا ہے کہ بعض اوقات غشی کا اندیشہ ہو جاتا ہے۔ بباعث کثرت آب بینی دماغ خالی معلوم ہوتا ہے (مکتوبات احمدیہ جلد ۵ نمبر ۱)

امراضِ چشم

(۱) ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب (مرزا غلام احمد) کی آنکھوں میں مائی اوپیا تھا۔ اسی وجہ سے پہلی رات کا چاند نہ دیکھ سکتے تھے۔ (سیرۃ المہدی حصہ سوم صفحہ ۱۱۹)

۲۔ یہ عاجز اب تک آنکھوں کے آشوب سے بیمار رہا۔ اسی لئے واقعہ وفات صالح محمد پر عزا پرسی نہ کر سکا۔ (مکتوبات احمدیہ جلد ۵ نمبر ۱ صفحہ ۱)

(۳) مجھے بباعث شدت درد چشم اور پانی جاری ہونے کے طاقت نہ تھی کہ کاغذ کی طرف بھی نظر کر سکوں مگر بہر صورت اپنے پر جبر کر کے یہ چند سطریں لکھی ہیں۔ کل کا اندیشہ ہے۔ خاص کر کچہری کے دن کا اللہ تعالیٰ آنکھوں کا درد اور بند رہنے سے بچاوے۔ (مکتوبات احمدیہ جلد ۵ نمبر ۳ صفحہ ۱۵۵)

امراضِ زبان

(۱) زبان بھاری ہو رہی ہے مرض کے غلبہ سے لاچاری ہے (مکتوبات جلد ۵ نمبر ۳ صفحہ ۴)

(۲) قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری نے مجھ سے بذریعہ خط بیان کیا کہ حضرت (غلام احمد) کی زبان میں کسی قدر لکنت ہے۔ اور آپ پرنالے کو پتالا فرمایا کرتے تھے (سیرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۲)

(۳) ڈاکٹر نے پوچھا حضور کو خاص طور پر کیا تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ مگر آپ جواب نہ دے سکے اس لئے کاغذ قلم، دوات منگائی گئی۔ اور آپ نے بائیں ہاتھ پر سہارا دے کر بستر سے اٹھ کر کچھ لکھنا چاہا۔ مگر بمشکل دو چار الفاظ لکھ سکے۔ بوجہ ضعف کاغذ کے اوپر قلم گھسٹتا ہوا چلا گیا۔ یہ آخری تکلیف جس میں غالباً زبان کی تکلیف کا اظہار تھا۔ اور کچھ پڑھا نہیں جاتا تھا جناب والدہ صاحبہ کو دے دی گئی۔ (حقیقۃ الوحی حصہ اول سنہ)

امراضِ دانت

(۱) ایک دفعہ مجھے دانت میں سخت درد ہوئی ایک دم قرار نہ آیا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲۳)

(۲) مجھے ایک مرتبہ خطرناک درد دانت ہوا۔ یہاں تک کہ مارے درد کے غشی ہو گئی۔ (الحکم اپریل ۱۹۹۹ء صفحہ ۲)

(۳) آخر عمر میں خراب، کیڑا بعض داڑھوں کو لگ گیا۔ (سیرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۱۲۵)

امراضِ سینہ

حضرت صاحب کو سل ہو گئی اور چھ ماہ تک بیمار رہے۔ (سیرۃ المہدی اول صفحہ ۵۵)

امراضِ دل

دل ڈوبنے کی مرض ایک دفعہ طاری ہو جاتی ہے (مکتوبات جلد ۵ نمبر ۲ صفحہ ۹)

دردِ گردہ

یہ عاجز کئی دن سے دردِ گردہ میں مبتلا رہا۔ (مکتوبات جلد ۵ نمبر ۱ صفحہ ۹)

(۲) میں چند روز سے بعارضہ درد پہلو اور تپ اور کھانسی بیمار ہوں۔ (مکتوبات جلد ۵ نمبر ۱ صفحہ ۹)

امراض سل ودق

(۱) بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ تمہارے دادا کی زندگی میں حضرت صاحب (مرزا غلام احمد) کو سل ہو گئی۔ اور چھ ماہ تک بیمار رہے اور بڑی نازک حالت ہو گئی۔ حتیٰ کہ زندگی سے ناامیدی ہو گئی۔ تمہارے دادا صاحب خود حضرت صاحب (غلام احمد) کا علاج کرتے تھے۔ تمہارے دادا صاحب نے خود ان کو چھ ماہ تک بکرے کے پائے کا شوربا کھلایا تھا۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ ۵۵)

(۲) میں بعض امراض کی وجہ سے بہت ہی کمزور اور ضعیف تھا۔ بلکہ قریب ہی وہ زمانہ گزرا جب مجھے دق کی بیماری ہو گئی تھی۔

حضرت صاحب نے اپنی بیماری دق کا بھی ذکر کیا ہے۔ یہ بیماری آپ کو مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کی زندگی میں ہی ہو گئی تھی۔ (حیات احمد جلد ۲ نمبر ۱ مرتبہ شیخ یعقوب علی تراب)

ذیابیطس

(۱) مجھے کئی سال سے ذیابیطس کی بیماری ہے۔ پندرہ بیس مرتبہ روزانہ پیشاب آتا ہے۔ اور بوجہ اس کے کئی دفعہ خارش کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے (ریویو ۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء و نسیم دعوت)

(۲) ذیابیطس قریباً بیس برس سے مجھے لاحق ہے اور ابھی تک بیس دفعہ کے قریب روز پیشاب آتا ہے۔ بول میں شکر بھی پائی گئی ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۴)

مراق

میرا تو یہ حال ہے کہ دو بیماریوں میں مبتلا رہتا ہوں۔ تاہم مصروفیت کا یہ حال ہے کہ بڑی بڑی رات تک بیٹھا کام کرتا رہتا تھا، حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے، دوران سر کا دورہ زیادہ ہوتا ہے۔ تاہم اس کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کام کو کئے جاتا ہوں۔ (منظور الٰہی صفحہ ۳۲۸ الحکم ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۱ء)

حضرت خلیفۃ المسیح اول نے حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) سے فرمایا کہ حضور غلام نبی کو مراق ہے تو حضور نے فرمایا کہ ایک رنگ میں سب نبیوں کو مراق ہوتا ہے اور مجھ کو بھی ہے۔ (سیرۃ المہدی سوم صفحہ ۳۰۴)

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا (یعنی مرزا بشیر احمد ایم اے سے) کہ میں نے کئی مرتبہ حضرت مسیح موعود سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹریا ہے۔ بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے۔ لیکن دراصل بات یہ ہے کہ آپ کو دماغی محنت اور شبانہ روز تصنیف کی مشقت کی وجہ سے بعض ایسی ایسی عصبی علامات پیدا ہو جایا کرتی تھیں جو ہسٹریا اور مراق کے مریضوں میں بھی عموماً دیکھی جاتی ہیں۔ (سیرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۵۵)

نسخہ زدجام عشق

زعفران، دار چینی، جائفل، افیون، مشک، عقر قرحا، شنگرف، لونگ۔ ان سب کو ہم وزن کوٹ کر گولیاں بناتے ہیں اور روغن سنبل قار میں چرب کر کے رکھتے اور روزانہ ایک گولی استعمال کرتے ہیں۔ اس نسخہ کے استعمال سے متعلق اپنی کتاب تریاق القلوب کے صفحہ ۶۵ پر لکھتے ہیں کہ یہ نسخہ میرے منہ میں فرشتے نے ڈال دیا۔ پھر میں نے اپنے تئیں خداداد طاقت میں پچاس مردوں کے قائم مقام دیکھا۔ (سیرۃ المہدی حصہ سوم صفحہ ۵۲)

معلومات

طارق شاہین رجانہ ضلع سرگودھا

۱ مرزائیوں کو ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو کافر قرار دیا گیا

۲ مرزا غلام احمد قادیانی پیشہ کے اعتبار سے سیالکوٹ کچہری میں نقل نویس تھا۔

۳ غازی علم الدین شہید کو ۳۱ اکتوبر ۱۹۲۹ء کو پھانسی دی گئی۔

۴ مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام ۱۳ ستمبر ۱۹۵۴ء کو عمل میں آیا۔

۵ اسلام کی رو سے مرتد کی سزا قتل ہے۔

۶ مرزا غلام قادیانی نے ۱۹۰۱ء میں نبوت کا جھوٹا

بواسیر خونی و بادی کیلئے سو فیصد کامیاب دواء

بغیر آپریشن کے مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔

مستورات اور بیرونی مریضوں کو ہسپتال میں آنے کی ضرورت نہیں ڈاک کے ذریعے دوا منگوا سکتے ہیں۔

احمدانی ہسپتال نیو ٹاؤن میرپور خاص سندھ، فون: ۳۴۷۰

چند فکر انگیز واقعات

حضرت مولانا قاضی محمد اطہر مبارکپوری

جرم وسزا

قریش کے قبیلہ مخزوم کی ایک عورت چوری میں پکڑی گئی اور معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچا۔ عورت کے خاندان والے بے حد پریشان ہوئے کہ اگر شرعی حکم کے مطابق اس کا ہاتھ کاٹا گیا تو ہماری بڑی سبکی اور جگ ہنسائی ہوگی، مگر کسی کی ہمت نہیں ہوتی تھی کہ اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بات کرے، آخر ان لوگوں نے حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ سفارش کرائی تو آپؐ نے فرمایا کہ تم لوگوں سے پہلے ـــ اس لئے تباہ ہوئے کہ جب ان میں کوئی بڑا جرم کرتا تھا تو اس کو سزا نہیں دیتے تھے، خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمدؐ بھی چوری کرے گی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں گا۔ (بخاری ومسلم)

جب تک جرم کی خبر عام نہ ہو اور قضاءاً عدالت تک نہ پہنچے اس کا چھپا رہنا ہی اچھا ہے اور اس کی حیثیت ذاتی جرم کی ہوتی ہے مگر جب اس کی خبر عام ہو جائے۔ تو اس کو چھپانے کی کوشش اور شہادت نہ دینا بجائے خود بہت بڑا جرم ہے۔ کہ اس میں جرم اور مجرم کو شہ دینا ہے اور معاشرہ پر اس کا بڑا اثر پڑے گا۔

مخزومیہ عورت کا جرم ظاہر ہو چکا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک بات جا... پہنچی تھی، اس کے بارے میں اب کسی قسم کی سفارش کی گنجائش نہیں رہ گئی تھی اور سزا دینی ضروری ہو گئی تھی، ثبوت جرم کے بعد کسی قسم کی رعایت اسلام میں نہیں ہے شک کی حد تک مجرم کو فائدہ کرنے کا موقع رہتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رؤف ورحیم تھے اپنی ذات کے لئے کسی سے انتقام لینا تو دور کی بات ہے کسی کے ساتھ سخت کلامی نہیں کرتے تھے۔ لیکن قصاص وحدود کے بارے میں کسی کی رعایت نہیں فرماتے تھے اور نہ ہی کسی قسم کی رو رعایت کرتے تھے۔

جس جگہ جرائم کھلم کھلا ہوں اور لوگ خاموشی سے تماشہ دیکھتے رہیں۔ وہاں معاملہ انفرادی اور ذاتی نہیں رہ جاتا، بلکہ اس کی سزا اجتماعی طور پر سب کو ملتی ہے۔ اور سب جرم وگناہ میں شریک کی حیثیت سے سزایاب ہوتے ہیں۔

امیر حمص اور عوام

عہد فاروقی میں ملک شام کے شہر حمص کے امیر حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ تھے۔ ایک مرتبہ حمص کے عوام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی شکایت کرکے معزولی کی درخواست کی۔ حضرت عمرؓ نے ان سے دریافت کیا کہ تم لوگوں کو اپنے امیر سے کیا شکایت ہے۔ بیان کرو، انھوں نے بتایا کہ دن چڑھنے کے بعد باہر نکلتے ہیں، رات کو ہم سے نہیں ملتے ہیں اور مہینہ میں ایک دن کسی سے ملتے ہی نہیں۔ حضرت عمرؓ نے تحقیق حال کے لئے حضرت سعید بن عامرؓ کو حمص سے مدینہ بلایا اور وفد کے سامنے ان کو بلا کر کہا کہ اب تم لوگ اپنی شکایات بیان کرو۔ وفد نے کہا کہ پہلی بات یہ ہے کہ ہمارے امیر ہمارے پاس صبح دیر سے آتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے سعید بن عامرؓ سے کہا کہ آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ امیر المومنین! بات یہ ہے کہ میری بیوی کی کوئی خادمہ نہیں ہے اس لئے میں آٹا گوندھتا ہوں، روٹی پکاتا ہوں اس کے بعد وضو کرتا ہوں۔ اور پھر دارالامارہ میں عوام کے سامنے آتا ہوں۔

حضرت عمرؓ نے وفد سے کہا کہ کیا شکایت ہے؟ وفد نے کہا رات کو ہم سے نہیں ملتے ہیں۔ حضرت سعید بن عامرؓ نے کہا کہ اس کے بارے میں صفائی دینا نہیں چاہتا تھا، میں نے پوری رات اپنے رب کے لئے رکھی ہے اور دن عوام کے لئے رکھا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارکان وفد سے کہا کہ اور کیا بات ہے؟ انھوں نے کہا کہ مہینہ میں ایک ایک دن دارالامارہ میں آتے ہی نہیں۔ حضرت سعید بن عامرؓ نے کہا کہ میرے پاس کوئی خادم نہیں ہے اس لئے مہینہ میں ایک دن اپنے کپڑے خود دھوتا اور سکھاتا ہوں اسی میں شام ہو جاتی ہے۔ حضرت عمرؓ نے ہر شکایت کا معقول جواب سن کر کہا کہ اللہ کا شکر ہے کہ آپ کے بارے میں عمر کی فراست غلط ثابت نہیں ہوئی

پھر حمص والوں سے کہا کہ تم لوگ اپنے امیر کے بارے خراب نہ حوصلہ اور اچھے خیالات رکھو۔

اس کے بعد حضرت عمرؓ نے حضرت سعید بن عامرؓ کے پاس ایک ہزار درہم بھجوائے اور کہلایا کہ اس رقم سے اپنی ضرورت پوری کر لیا مگر ان کی بیوی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس سے زیادہ بے نیاز رکھا ہے اس رقم کو آپ واپس کر دیں۔ حضرت سعید بن عامرؓ نے کہا کیوں نہ ہم اس رقم کو اپنے سے زیادہ محتاجوں کو دے دیں؟ اور یہ کہہ کر کہ یہ فلاں یتیم کا ہے، یہ فلاں مسکین کا ہے اور یہ فلاں حاجت مند کا ہے۔ آخر میں ایک حقیر رقم بچ گئی تو اس کو بیوی کو یہ کہہ کر دیا کہ تم اس کو اپنی ضرورت میں خرچ کرو۔

(مروج الذہب ج ۲ ص ۳۱۳ رح ۱۱۴)

یہ عوامی حکومت اور اس عوامی حکمران کی داستان ہے جس میں نہ قدیم بادشاہت ہے نہ جدید جمہوریت ہے۔ بلکہ اس کا نام خلافت ہے

غزوۂ اُحد کے پہلے شہید

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ احد سے پہلے کی رات میں میرے والد نے مجھے بلایا اور کہا کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں اس غزوہ میں سب سے پہلے میں شہید ہونگا۔ میں تم کو رسول اللہؐ کے بعد سب سے زیادہ عزیز رکھتا ہوں میرے ذمہ کچھ قرض ہے تم اس کو ادا کرنا۔ اور اپنی بہنوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور غزوہ احد میں سب سے پہلے میرے والد شہید ہوئے میں نے ان کو ایک دوسرے شہید کے ساتھ ایک قبر میں دفن کیا۔ بعد میں میرے دل نے سوچا کہ والد کو دوسرے کے ساتھ دفن کرنا مناسب نہیں ہے۔ اور ان کو قبر سے نکالا تو وہ اسی طرح صحیح وسالم تھے جیسے قبر میں رکھے گئے تھے۔ البتہ ان کے کان میں کچھ تغیر آ گیا تھا میں نے ان کو علیحدہ قبر میں دفن کیا۔ یہ واقعہ غزوۂ احد کے چھ ماہ بعد کا ہے۔

(۱) یقینی وایمان کی روشنی بہت دور تک پھیلتی ہے اور غیر مرئی احوال وکوائف پر بھی پڑتی

ہے۔ حضرت جابرؓ کے والد کی ایمانی فراست نے معلوم کر لیا تھا کہ شہادت کی سعادت سب سے پہلے میرے حصہ میں آئے گی۔ اپنی اولاد بڑی پیاری ہوتی ہے اور اسی سے والدین کو بڑا انس ہوتا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کی خوشبو کنعان بیٹھے دور سے محسوس کر لی تھی۔

(۲) قرضہ کی ادائیگی ورثہ کے ذمہ ضروری ہے ورنہ اس کا بار میت کے ذمہ رہے گا۔ مورث کو چاہیے کہ موت سے پہلے اپنا قرض ادا کر دے یا پھر اس کی خاص طور سے وصیت کر جائے (۳) لڑکیاں والدین اور بھائیوں پر بڑا حق رکھتی ہیں۔ ان کی خبر گیری اور دلداری ضروری ہے ان کے بارے میں غفلت نہیں کرنی چاہیے۔ (۴) بوقت ضرورت ایک قبر میں دو یا اس سے زیادہ دفن کئے جا سکتے ہیں۔ غزوہ احد میں اسی پر عمل کیا گیا تھا۔ عام حالات میں قبر کو کھودنا میت کو نکالنا اچھا نہیں ہے کوئی اہم بات ہو تو اور بات ہے۔ (۶) شہداء زندہ رہ کر اپنے رب کے ہاں سے روزی پاتے ہیں۔ ان کا جسم محفوظ رہتا ہے اس کی بہت سی شہادتیں ہیں۔

محبت اور عداوت

ابو محمد یحییٰ بن مبارک

یزیدی حدیث، تاریخ، انساب، ادب، لغت اور تجوید کے زبردست عالم تھے۔ مشہور امام لغت خلیل بن احمد کے تلمیذ تھے اور ان سے تجوید قرآن کی تعلیم حاصل کی تھی۔ ایک دن یزیدی اپنے استاد خلیل بن احمد کی مجلس درس میں گئے اس وقت طلبہ کا ہجوم تھا خلیل بن احمد تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے درس دے رہے تھے۔ یزیدی کو آتے دیکھ کر اپنی جگہ سے کھسک گئے اور ان کو اپنے پاس بٹھایا یزیدی نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ میں نے آپ کے لئے تنگی پیدا کر دی ہے۔ خلیل بن احمد نے اس پر کہا:

ما ضاق شیئ علی اثنین متحابین
والدنیا لا تسع متباغضین۔

ترجمہ:۔ دو باہم محبت کرنے والوں کے لئے کوئی چیز تنگی پیدا نہیں کرتی اور دو عداوت والوں کے لئے دنیا بھی وسعت پیدا نہیں کرتی

(تاریخ بغداد ص ۱۲۸ / ۱۴)

خلیل بن احمد یہ جملہ باہمی محبت و عداوت پر نہایت جامع اور بلیغ تبصرہ ہے اور اس سے محبت کی ہمہ گیری اور عداوت کی تنگ دامانی معلوم ہوتی ہے۔

قرأت کے مشہور امام کسائی اور یزیدی دونوں بغداد کی ایک مسجد میں ہی بیٹھ کر درس دیتے تھے۔ کسائی ہارون رشید کے صاحبزادے امین کو اور یزیدی مامون کو پڑھاتے تھے۔

یحییٰ بن معاذ رازیؒ بغداد گئے مگر ان کو وہاں اچھا ماحول اور اچھے لوگ نہیں مل سکے جس سے متاثر ہو کر انہوں نے یہ اشعار کہے۔

لقد جاورت بغداد ۞ فما احببت بغداد
میں بغداد میں ٹھہرا مگر بغداد کو پسند نہیں کیا
ولا احببت کرخایا ۞ ولا احببت کلواذا
مجھے نہ اس کا محلہ کرخ پسند آیا اور نہ کلواذی پسند آیا
ولا وافقنی فیہا ۞ اخی ذلک ولا ھذا
اور وہاں میرے اس بھائی نے ساتھ دیا اور نہ اس بھائی نے ساتھ دیا۔

(تاریخ بغداد ص ۱۸۴ ج ۱۴)

بڑے شہروں میں جا کر اپنا مقام پیدا کرنا بڑا مشکل ہے یہ ہر شخص کے بس کا کام نہیں ہے۔ بغداد مشرقی عالم اسلام کا سب سے بڑا شہر تھا جس میں ہر علم و فن کے نامور رہتے تھے۔ نووارد صاحب علم و کمال کو بڑی مشکل سے مقام ملتا تھا وہاں ایک سے ایک اعلیٰ اہل علم و فن کے ساتھ ایک سے ایک اعلیٰ فن باز بھی تھے جو دوستی اور خیر خواہی کے پردے میں اپنا کام نکالتے تھے۔

زندگی اور موت

تحریر: بلال حسن ... آباد۔ اٹک شہر

ایک مرتبہ زندگی اور موت کی آپس میں بحث ہو رہی تھی دونوں نے ایک دوسرے کو بڑھ چڑھ کر دلائل دیئے زندگی نے موت سے کہا میں تجھ سے زیادہ خوش نصیب ہوں ہزاروں لوگ میری تمنا کرتے ہیں۔ میری امید کے سہارے جیتے ہیں مجھ پر اعتبار اور بھروسے کے بل بوتے بے شمار خواہشات پیدا کرتے ہیں۔ اور اے موت! جب کبھی تیرا نام لیا جائے تو لوگ دہائی دیتے ہیں اور تجھ سے پناہ مانگتے ہیں مگر تو لوگ آرزو کرتے ہیں۔ ہر نفس مجھ سے پیار کرتا ہے۔ آخر موت سے رہا نہ گیا کہنے لگی اے زندگی تو اپنی جن طاقتوں پر اترا رہی ہے وہ تیری بے وقوفی ہے تو کب کس کا ساتھ نبھاتی ہے تو اس محبوب کی طرح بیوفا ہے جو چار دن محبت کے حسین سپنے دکھا کر غائب ہو جاتا ہے۔ تجھ پر اعتبار کرنے والا ہمیشہ گھاٹے میں رہتا ہے عقلمند تجھ پر کبھی بھروسہ نہیں کرتا اور مجھے خوشی سے گلے لگاتا ہے کیونکہ میں اٹل حقیقت ہوں میں زندہ رہوں ہر نفس کے پاس مقررہ وقت پر پہنچتی ہوں خواہ وہ مجھے فراموش کر چکا ہو یہ سن کر زندگی کھسیانی ہو گئی۔

قادیانی اے سی نے بھرے اجلاس میں عالمی مجلس قصور کے امیر کی توہین کر دی۔

ڈی سی قصور نے نوٹس لینے کی بجائے اجلاس سے نکال دیا۔ قصور میں احتجاج

قصور (نامہ نگار) اقبال احمد خان یونس ڈپٹی کمشنر قصور کی صدارت میں ڈسٹرکٹ پرائس کنٹرول کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں تمام ضلعی افسران شہری تجارتی انجمنوں کے عہدیدار اور معززین شریک تھے۔ ڈی سی صاحب نے بعض اہم اقدامات پر روشنی ڈالی اور تاجر حضرات سے اپیل کی کہ اشیاء صرف کی قیمتیں کنٹرول میں رکھنے کیلئے ضلعی انتظامیہ سے تعاون کریں مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع قصور کے امیر چوہدری فضل حسین اجلاس میں بحیثیت صدر انجمن آڑھتیاں بکرمنڈی موجود تھے اور چونیاں کا قادیانی اے سی بی اے ناصر بھی موجود تھا۔ دوران گفتگو بی اے ناصر مذکور نے بلاوجہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر کو بطور خاص نشانہ بناتے ہوئے ان کے خلاف گھٹیا اور توہین آمیز الفاظ استعمال کئے۔ امیر موصوف نے کھڑے ہو کر اجلاس کے سامنے وضاحت کی کہ چونکہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا امیر ہوں اور بی اے ناصر قادیانی اور ضلع بھر میں قادیانیوں کا سرپرست ہے اس لئے وہ میرے خلاف اپنے مخصوص نفرت آمیز جذبات کا اظہار کرنا چاہتا ہے۔ اس پر اقبال احمد یونس صاحب ڈی سی نے چوہدری فضل حسین صاحب سے کہا کہ آپ بدمعاشی کر رہے ہیں اور یہاں بدمعاشی نہیں چلے گی۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے GET OUT کہہ کر چوہدری صاحب کو اجلاس سے چلے جانے کا حکم دے دیا۔ جمعہ کو اس واقعہ کے خلاف ضلع بھر کی مساجد میں علماء کرام نے مذمت کی قراردادیں منظور کیں اور عوام نے بھرپور احتجاج کیا ڈی سی صاحب نے مقامی اخبار نویسوں کو طلب کر کے سختی سے حکم دیا کہ اس واقعہ کی خبر کسی اخبار میں نہ آنے پائے ورنہ ان کے حق میں بہتر نہ ہوگا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع قصور ایک قادیانی افسر کی وجہ سے مجلس کے امیر کے ساتھ ہونے والی زیادتی اور توہین کی زبردست مذمت کرتی ہے۔ چوہدری فضل حسین صاحب مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع قصور کے امیر ہونے کے علاوہ بہت سی دینی، سیاسی اور سماجی انجمنوں کے سرپرست اور بلدیہ قصور کے کونسلر ہیں۔ اور ان کی توہین ان تمام اداروں کی توہین ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اجلاس میں اس واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے چونیاں کے اے سی بی اے ناصر کی ملازمت سے برطرفی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

گلشن پارک، مغلپورہ، لاہور کے انتخابات

لاہور (نمائندہ ختم نبوت) اراکین گلشن پارک

جڑانوالہ کے واقعہ پر قادیانی واویلا ۔ مرکزی ناظم اعلیٰ کا جواب۔

جڑانوالہ کے نواحی چک ۵۹۳ گ ب میں قادیانیوں نے معنیہ طور پر قرآن مجید کے ۹ نسخے سر عام نذر آتش کر کے پورے ملک میں بدامنی و فسادات کی آگ بھڑکانے کی کوشش کی ہے جو افراد یا ادارے اس وقت قادیانیوں کی مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں وہ ٹھنڈے دل سے قادیانیوں کی سرگرمیوں کا مطالعہ کریں۔ قادیانیوں کی طرف سے کلمہ مہم مباہلہ بازی اور صد سالہ جشن یہ سب کچھ ایک سوچے سمجھے منصوبہ کا حصہ ہیں کہ ملک عزیز میں افراتفری کس طرح پیدا کی جا سکتی ہے ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے جڑانوالہ بچیانہ، ننکانہ صاحب کے متاثرہ علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد ملتان پہنچنے پر کیا۔ مولانا نے کہا کہ ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے ۱۹۷۴ء میں جب قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا تو قادیانیوں نے اس کے فوراً بعد رمضان شریف میں سندھ کے علاقہ کنری میں اسی طرح سرعام قرآن مجید کو آگ لگائی تھی۔ بھٹو صاحب چونکہ سندھ سے تعلق رکھتے تھے اس لئے وہ سندھ میں ہی بدامنی پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اب پنجاب حکومت نے ان کے جشن پر پابندی لگائی ہے تو انہوں نے پنجاب کے دل فیصل آباد کے دیہات کو اس ملعون حرکت کے لئے منتخب کیا ہے تاکہ وہ پنجاب میں فسادات کے ذریعہ حکومت پنجاب کو ناکام بنا سکیں اس کے ردعمل میں مسلمانوں نے جس جوش و ولولہ کا مظاہرہ کیا وہ ایک فطری ردعمل تھا جس پر وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

اگرچہ قادیانی املاک کو نقصان پہنچا اور پورا ملک فسادات سے بچ گیا تو یہ سودا مہنگا نہیں ہے مولانا نے کہا کہ دنیاوی املاک کی قرآن مجید کی بے حرمتی کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں ہے۔ مولانا نے عوام سے اپیل کی کہ وہ قادیانی سازشوں سے باخبر رہیں کیونکہ وہ اپنی جھوٹی نبوت کی مظلومیت کی کہانی تراش کر حقائق کو مسخ کر رہے ہیں۔ مولانا نے سانحہ سیالکوٹ پر بھی گہری تشویش کا اظہار کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ ملزموں کو جلد گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دے انہوں نے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔

مغلپورہ لاہور کا اجلاس حاجی منظور احمد نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ مرزائیوں کو اسلامی شعائر اپنانے سے روکا جائے اور لاہور میں ان کی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ ہٹایا جائے۔

گلشن پارک میں درج ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔ سرپرست، قمر علی شاہ۔ محمد اکرم صدر حافظ محمد رفیع الدین سیفیٹر نائب صدر صلاح الدین صدر اول محمد یوسف بٹ نائب صدر دوم غلام غوث ناظم اعلیٰ محمد طیب نائب ناظم اول انعام اللہ خان نائب ناظم دوم محمد اقبال نائب ناظم سوم محمد عارف حسین سیکرٹری نشرواشاعت محمد اجمل باجوہ جوائنٹ سیکرٹری مقصود احمد نشرواشاعت سید یاور مسعود قریشی خزانچی شاہد محمود

مرزائیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا

اٹک (نمائندہ ختم نبوت فخر الاسلام فیصل) ہیڈکوارٹر آرٹلری سنٹر اٹک میں قاری محمد رضا صاحب مدظلہ کے دست حق پر مسمی خالد عمران ولد چوہدری محمد صادق سکنہ روڑے تحصیل ننکانہ صاحب نے اسلام قبول کر لیا۔ اسلامی برادری میں نئے داخل ہونے والے اس نوجوان نے از خود قادیانیت سے متنفر ہو کر اسلام قبول کیا۔ اور اقرار کیا کہ سرکار دو عالم ﷺ کے بعد ہر مدعی نبوت کو کافر و مرتد سمجھتا ہوں۔ نیز مرزا غلام احمد قادیانی کو دجال کذاب اور لعین سمجھتا ہوں تمام احباب نے قبول اسلام پر خالد عمران کو مبارکباد دی۔

گوجرانوالہ میں پیپلز ورکس پروگرام کا ایڈمنسٹریٹر قادیانی بنا دیا گیا۔

وہاں کے مسلمانوں کا استحقاق مجروح کرنے پر وفاقی وزیر دفاع کی مذمت۔

علی پور چٹھہ (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت علی پور چٹھہ کی مجلس عاملہ کا اجلاس زیر صدارت علامہ حافظ محمد سعید نقشبندی منعقد ہوا۔ اجلاس میں مجلس عاملہ کے کثیر تعداد میں ارکان کے علاوہ دوسری اہم شخصیات نے شرکت کی علامہ حافظ محمد سعید نقشبندی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت پاکستان کے لئے سرطان کی حیثیت رکھتی ہے جب تک اس موذی مرض کا آپریشن نہیں ہوتا اس وقت تک ملک میں امن کا قیام مشکل ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت علی پور چٹھہ کے راہنما ذوالفقار احمد راہی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ وفاقی وزیر دفاع ریٹائرڈ کرنل غلام سرور چیمہ نے مبینہ طور پر موضع دریال چٹھہ میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ میں نے پیپلز ورکس پروگرام کا ضلع گوجرانوالہ کا ایڈمنسٹریٹر مقرر کرنے کے لئے کسی مسلمان ایماندار کی بہت تلاش کی لیکن بدقسمتی سے مسلمانوں میں مجھے کوئی اعتماد کا ساتھی نہیں ملا کرنل صاحب نے کہا کہ اگر مجھے ایماندار و دیانت دار مخلص ساتھی ملا ہے تو وہ بھی مسلمانوں میں سے نہیں بلکہ غیر مسلمانوں سے ہے جس کا مذہب قادیانی ہے جس کو میں نے ضلع گوجرانوالہ کا پیپلز ورکس پروگرام کا ایڈمنسٹریٹر مقرر کر دیا ہے۔ ذوالفقار احمد راہی نے پیپلز پارٹی کے رکن وزیر دفاع غلام سرور چیمہ کی طرف سے ضلع گوجرانوالہ کے مسلمانوں کے استحقاق کو مجروح کرنے پر شدید احتجاج کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وزیر دفاع کرنل غلام سرور چیمہ اور پیپلز ورکس پروگرام کے ایڈمنسٹریٹر مذکور کو برطرف کر کے مسلمانوں کو اعتماد میں لیا جائے اور قادیانی نواز لیڈروں پر کڑی نظر رکھی جائے تاکہ ملک میں امن و امان برقرار رہے۔

قادیانی اخبار کا ڈیکلریشن منسوخ کیا جائے۔

مولانا فقیر محمد

فیصل آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے صدر پاکستان اور وفاقی وزارت اطلاعات و نشریات سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کے اخبار الفضل ربوہ اور دوسرے ماہانہ رسائل کی اشاعت بند کرنے کے لئے رجسٹریشن آف پرنٹنگ پریس اینڈ پبلی کیشنز آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۹ء میں ترمیم کر کے قادیانی مذہب کی تبلیغ و تشہیر پر پابندی کے مطابق شق شامل کی جائے جیسا کہ مغربی پاکستان پریس اینڈ پبلی کیشنز آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۳ء کی دفعہ ۲۴ کی ذیلی دفعہ (۱) کی شق (ای ای) کے ذریعہ اشاعت بند کر دی گئی تھی انہوں نے کہا کہ زیر مسودہ ۱۹۸۸ء میں جب وفاقی حکومت کی کابینہ نے مغربی پاکستان پریس اینڈ پبلی کیشنز آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۳ء کو منسوخ کر کے مزید وہ رجسٹریشن آف پرنٹنگ پریس اینڈ پبلی کیشنز آرڈیننس نافذ کیا تھا قادیانیوں کے اخبار الفضل و دیگر رسائل پر پابندی کے بارے میں دفعہ ۲۴ کی ذیلی دفعہ (۱) کی شق (ای ای) شامل نہیں کی تھی جس پر نومبر ۸۸ء میں روزنامہ الفضل ربوہ کا ڈیکلریشن خود بخود

بحال ہو گیا اور یہ اخبار روزنامہ مرزا قادیانی جعلی نبی کے قادیانی مذہب پر مشتمل تحریریں چھاپ رہا ہے جس پر روزنامہ ۲۹ رسیمی کے تحت مقدمات درج کرائے جا چکے ہیں جبکہ سابق صدر مرحوم جنرل محمد ضیاء الحق نے جو امتناع قادیانیت آرڈیننس ۲۶ اپریل ۸۴ء کو جاری کیا تھا اس کے تحت الفضل بند کر دیا گیا تھا جس کو قادیانی اعلیٰ افسران نے ایک سازش کے تحت آرڈیننس ۱۹۶۳ء کو ہی منسوخ کرا دیا ہے

کنری میں ختم نبوت یوتھ فورس کنری کے زیر اہتمام ہونے والے جلسۂ سیرت النبیؐ کی روداد

رپورٹ : جلیل الرحمٰن آرائیں، کنری سندھ۔

ختم نبوت یوتھ فورس کنری کے زیر اہتمام گزشتہ دنوں جامع نماری مسجد چوک میں ایک عظیم الشان جلسۂ سیرت النبیؐ منعقد ہوا جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی مبلغین اور سندھ کے معروف علماء دین نے سیرت النبیؐ کے موضوع پر ایمان افروز خطاب کیا اس موقع پر سید مانہ ورشاہ مہمان خصوصی تھے جلسہ کی کارروائی کا آغاز مولوی عبدالقدوس نے تلاوت کلام پاک سے کیا اور الحاج محمد طاہر نے نعت رسول پیش کی کی مقامی مسلمانوں کے علاوہ جلسہ میں شرکت کی غرض سے تھرپارکر کے دیگر شہروں اور قصبوں سے بھی سینکڑوں مسلمان اور حضور اکرمؐ کے پروانے یہاں پہنچے ہوئے تھے

مقررین میں سے سب سے پہلے مولانا خالد سعید نے اپنی تقریر میں کہا کہ یہ خالص مذہبی اور سیرت النبیؐ کا جلسہ ہے انہوں نے کہا کہ جہاد وقت کی اہم ترین ضرورت ہے اور جہاد کو ترک کر کے اسلامی انقلاب نہیں آ سکتا انہوں نے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ اسلامی انقلاب کے لئے تیار ہو جائیں انہوں نے کہا کہ ایک بیرونی سازش کے تحت پاکستانی قوم کو علاقائیت اور لسانیت میں مبتلا کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ تحفظ ناموس رسالتؐ کے مسئلہ پر کسی بھی فرقہ کو قطعی کوئی اختلاف نہیں ہے اور کوئی بھی شخص خواہ کسی بھی سیاسی پارٹی سے تعلق رکھتا ہو اس کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت پر یقین نہ رکھتا ہو۔

ٹنڈو آدم سے آنے والے شعلہ بیان مقرر مولانا حفیظ الرحمان نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آج ہم اسلامی اخوت اور بھائی چارے کے رہنما اصول کو پس پشت ڈال کر مختلف قسم کی منافرت و عصبیت کا شکار ہو کر رہ گئے ہیں اور لادینی قوتیں ہماری صفوں میں گھس کر ہمارے اتفاق اور اتحاد کو پارہ پارہ کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام مسلمان متحد ہو کر ردِ مرزائیت و قادیانیت کے خلاف کام کریں۔ انہوں نے کنری اور گرد و نواح کے علاقہ میں مقیم مسلمانوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ چونکہ قادیانی مرتد ہیں لہٰذا انہیں اپنی خوشی اور اپنی دعوتوں میں ہرگز شریک نہ کریں انہوں نے کہا کہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ قادیانیوں سے بائیکاٹ کرے اور ان سے کسی قسم کا لین دین نہ کرے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مولوی عبید اللہ جانڈیو نے کہا کہ مومن وہ ہے جس کے دل میں حضور اکرمؐ کی سچی محبت ہو۔ انہوں نے کہا نبی کریمؐ کی سیرت مبارکہ قیامت تک تمام مسلمانوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ انہوں نے کہا اس دور میں مجاہدین کی ضرورت ہے جو کفر کے خلاف جہاد کریں انہوں نے کہا کہ جہاں تک خدا تعالیٰ کی خدائی ہے وہاں تک ہی رسول عربیؐ کی نبوت ہے

اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی مبلغ مولانا جمال اللہ الحسینی نے اپنی تقریر میں کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات سے تعلق کو دوسرے تعلقات پر فوقیت دینا صحیح مسلمان کی علامت ہے یہی وجہ ہے کہ جب بھی کسی گستاخ نے حضورؐ کے حق میں بے ادبی کا ارتکاب کیا تو مسلمانوں نے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ انہوں نے کہا اس سلسلہ میں غازی علم الدین شہید اور عبدالقیوم خان کے نام تاریخ میں سنہری حروف میں درج ہیں کہ جنہوں نے گستاخ رسول کو واصل جہنم کیا انہوں نے کہا یوم پاکستان کے موقع پر قادیانیوں کے صد سالہ جشن کے موقع پر پنجاب کے غیور مسلمانوں نے ربوہ پہنچ کر انہیں یہ جشن منانے نہ دیا اس ضمن میں پنجاب کے مسلمان مبارکباد کے مستحق ہیں۔

اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ کے کنوینر حضرت مولانا علامہ احمد میاں حمادی نے اپنی تقریر میں کہا کہ حضور اکرمؐ کی ذات گرامی سے ہر مسلمان کا ایک والہانہ تعلق ہے آپؐ کی شان میں ذرا سی بے ادبی کے مرتکب شخص کو کوئی سچا مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا ہمارے ملک کی بنیاد بھی عقیدہ پر رکھی گئی ہے اور عقیدہ کے بغیر ملکی سالمیت کا تصور بے بنیاد ہے۔ انہوں نے کہا کوئی بھی مسلمان حضور اکرمؐ کی غلامی کرنے سے انکار نہیں کر سکتا۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ ملک میں بسنے والے تمام مسلمان ہمارے بھائی ہیں اور ہمارا ان سے کوئی اختلاف نہیں ہے انہوں نے کہا کہ امت مسلمہ کے اولیاء کرام کو گالی گلوچ کرنے والا مرزا غلام قادیانی ہے مولانا نے کہا جو آدمی کافر ہو یا مسلمان حضرت محمد مصطفیٰؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر انگلی اٹھاتا ہے یا ان کی سیرت و زندگی

کے کسی گوشے کے بارے میں استہزائیہ انداز اختیار کرتا ہے یا ان کی توہین و تنقیص کرتا ہے یا ان کی شان میں گستاخی کرتا ہے یا گالی دیتا ہے۔ یا آپ کی ازواج مطہرات اور امہات المومنین اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کرتا ہے اور قرآن مجید کو ایک دیوانے اور مجنون آدمی کا خواب بتاتا ہے یا ایک ناول اور کہانی سے تعبیر کرتا ہے تو وہ سراسر کافر، مرتد، زندیق اور ملحد ہے اگر ایسا آدمی کسی مسلمان ملک میں یہ حرکت کرتا ہے تو اس کا قتل کرنا مسلمانوں کی حکومت پر واجب ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم پاکستان محترمہ بینظیر بھٹو سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا ہے کہ میرا عورت کی سربراہی کے متعلق کوئی اختلاف نہیں لیکن مجھے قوی امید ہے کہ مرحوم و مغفور ذوالفقار علی بھٹو کی صاحبزادی دین کے دشمنوں اور رسول کریم کے گستاخوں کو کبھی معاف نہیں کریں گی۔

انہوں نے کہا کہ ملک کے آئین میں یہ قانون ہے صرف عملی اقدام کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ آٹھویں ترمیم میں بھی گستاخ رسول کی موت کا قانون ہے انہوں نے ختم نبوت یوتھ فورس کنری کے عہدیداروں سے کہا کہ وہ صد سالہ جشن منانے والے مرزائیوں کے خلاف عدالتوں میں مقدمات درج کرائیں

سیرت النبی کے سلسلے میں منعقدہ جلسے کے آخر میں سندھ کے معروف عالم دین اور قاری حضرت مولانا امیر محمد نے اپنے خطاب میں کہا کہ قادیانیت مسلمانوں کے ملک میں کینسر کے مرض کے مترادف ہے اور جسم کو بچانے کے لئے کینسر والے عضو کا کاٹنا اشد ضروری ہے۔

ختم نبوت یوتھ فورس کنری کے صدر مولانا محمد صفدر نے اس موقع پر حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ سندھ کے چیف سیکرٹری کنور ادریس کو برطرف کیا جائے (خبر ہے کہ تبدیل ہو چکا ہے) اور قادیانی رسالہ "الفضل" پر فوری پابندی لگائی جائے۔ انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ "قادیانیوں سے بائیکاٹ" کی تحریک کو کامیاب بنائیں۔ سیرت النبی کے اس جلسہ کی کمپیئرنگ کے فرائض عبدالغفار مغل نے سرانجام دیئے۔

مکتوب منڈی بہاؤالدین —— نمائندہ ختم نبوت

شاہ تاج شوگر ملز کے قادیانی جنرل منیجر پی آر او، اور کیبن منیجر گرفتار

منڈی بہاؤالدین: ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو شاہ تاج شوگر ملز کے قادیانیوں نے سچے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں اپنے جھوٹے نبی مرزا غلام قادیانی کا جشن صد سالہ گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے پابندی کے باوجود منایا اسلامی شعائر کی بے حرمتی کی جس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منڈی بہاؤالدین کے سیکرٹری جنرل ملک محمد یامین قادری نے فاروق صدیقی جنرل منیجر، مشتاق احمد پی آر او، اور محمود احمد خالد کیبن منیجر کے خلاف ۸۰۱۸۹ ۲۹۸ ت پ پرچہ درج کرایا ملزمان نے پولیس گرفتاری سے بچنے کے لئے عبوری ضمانتیں کروائیں جو کہ سردار غلام فرید صاحب فاضل سیشن جج گجرات نے مورخہ ۱۲-۴-۸۹ کو خارج کر دیں استغاثہ کی جانب سے فاضل ڈسٹرکٹ اٹارنی جناب نیاز حسین (احمد تحریر نرازی) صاحب اور حاجی عبدالغفار گوندل ایڈووکیٹ پیش ہوئے ملزمان کو احاطہ عدالت گجرات سے پولیس نے اپنی تحویل میں لے لیا۔ ملزمان نے دوبارہ فاضل عدالت جناب پیرزادہ اختر گرداور صاحب مجسٹریٹ فرسٹ کلاس سے درخواست ضمانت دائر کر دی فاضل مجسٹریٹ نے مورخہ ۱۸-۴-۸۹ کو محمد مشتاق احمد اور محمود کی درخواست ضمانت منظور کر دی استغاثہ کی جانب سے سرکاری وکلاء سید ناصر شاہ صاحب جناب محمد نواز رانجھا صاحب کے علاوہ چوہدری احمد فرنس ایڈووکیٹ جناب حاجی عبدالغفار گوندل ایڈووکیٹ، جناب سید ابوالحق صاحب ایڈووکیٹ جناب چوہدری ریاض احمد صاحب ایڈووکیٹ، جناب راجہ محمد اکرم گھکھڑ صاحب ایڈووکیٹ، جناب راجہ ارشد نواز صاحب ایڈووکیٹ نے دلائل دیئے۔ جبکہ ملزمان کی جانب سے چوہدری عیسیٰ خان ایڈووکیٹ، چوہدری نتیجہ جنگ ایڈووکیٹ، چوہدری شیر محمد ایڈووکیٹ کے علاوہ دو تین وکلاء موجود تھے۔ شہر اور علاقہ سے آتے ہوئے غیور مسلمانوں کا جوش دیدنی تھا۔ جناب علامہ عنایت اللہ گجراتی، مفتی عبدالواحد صاحب، قاضی منظور الحق صاحب، حافظ نذیر صاحب، الحاج جاوید اقبال چغتائی صاحب نصیر الدین ڈار صاحب کونسلر بلدیہ و سابق سیکرٹری جنرل انجمن تاجران شیخ اخلاق احمد صدر انجمن تاجران، خواجہ ایم۔ رشید صاحب صدر مجلس، رشاد قریشی سابق کونسلر ملک سرفراز طاہر، قاری محمد اشرف صاحب، قاری محمد خلیل صاحب، مولانا عبدالقادر افغانی صاحب کے علاوہ ہزاروں لوگ فیصلہ سننے کے منتظر تھے۔ ان تاریخ ساز قانونی فیصلوں پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منڈی بہاؤالدین اپنی طرف سے اور علاقہ کے غیور مسلمانوں کی طرف سے جناب سیشن جج صاحب سردار غلام فرید اور مقامی انتظامیہ جناب سلیم شہباز گیلانی صاحب اسسٹنٹ کمشنر جناب ڈار صاحب، جناب ملک غلام حسین صاحب جناب سید زوار حسین صاحب D-S-P، جناب عبدالمجید باجوہ صاحب SHO جناب اسلم بٹ صاحب SHO سٹی خصوصی مبارک باد کے مستحق ہیں۔ جن کی فراست سے شہر ہنگامے کی نذر ہونے سے بچ گیا۔ اور مرزائیوں کا جشن صد سالہ کے نام پر ملک میں بدامنی پھیلانے کا خواب پورا نہ ہو جبکہ یہاں پر امر واضح ہے کہ ضمانتیں نہ لینے کی صورت

ہی طرح بند کرنے کی دھمکی دی گئی تھی۔ جو کہ گیدڑ بھبکی ثابت ہوئی۔ علاقے کے غیور زمینداروں نے پولیس اور قادیانی مرزائی انتظامیہ کو طرح جانے پر مجبور کر دیا۔

عالمی مجلس

نوشہرہ کا اجلاس

نوشہرہ (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک اہم اجلاس گزشتہ دنوں جامع مسجد لال کرتی نوشہرہ صدر میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت حضرت مولانا سراج نعمانی مدظلہ نے فرمائی۔ اجلاس میں مردان، بیشگورہ، تخت رت، سمیت مختلف علاقوں سے آنے والے جید علماء کرام نے شرکت فرمائی۔ اجلاس میں اقوام متحدہ میں قادیانی نمائندہ سندھ کے چیف سیکرٹری کی حیثیت سے گورداس پی اینڈ ٹی کے ڈائریکٹر کی حیثیت سے قادیانی کی تقرری اور دیگر محکموں پر قادیانی افسران کے اثر و نفوذ پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور جنرالوالہ میں قرآن پاک کو نذر آتش کرنے کی مذمت کی گئی۔ اجلاس میں قومی اسمبلی کی جانب سے قادیانی مسئلہ پر اسٹینڈنگ کمیٹی کے قیام کا خیر مقدم کیا گیا۔ اور مطالبہ کیا گیا کہ اس میں مجوزہ ممبران کے علاوہ ختم نبوت کا نمائندہ بھی شامل کیا جائے۔ اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی کہ حکومت مسلمانان پاکستان کے جذبات کا احساس رکھتے ہوئے فوری طور پر الفضل کا ڈیکلریشن منسوخ کرے، نیز ان کی مطبوعات کا سرکاری تقریبات جیسے استعمال بند کرائے اور مسلمانوں کی دل آزاری کرنے والے تمام لٹریچر کو ضبط کر کے نذر آتش کیا جائے۔ اجلاس میں حضرت مولانا فضل کریم، حضرت مولانا سراج الدین، حافظ شوکت علی، مولانا رحمت شاہ اور مولانا محمد رحمن نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

ختم نبوت یوتھ فورس کا انتخاب

پ (باخصوص نامہ نگار، ختم نبوت یوتھ فورس) شہر زبیدہ آباد کا انتخابی اجلاس ہوا جس کے مہمان خاص ختم نبوت یوتھ فورس سندھ کے صوبائی سیکرٹری جنرل اور مرکزی ایڈیشنل سیکرٹری مجاہد نیاز احمد منگانی بلوچ تھے۔ آئندہ سال کے لئے انتخاب عمل میں آیا۔ سرپرست محمد موسیٰ، نائب صدر یار محمد بلوچ، جنرل سیکرٹری حافظ شبیر احمد، جوائنٹ سیکرٹری جمیل احمد بروہی، خازن منظور احمد بلوچ، اطلاعات حسین احمد۔ اجلاس کے آخر میں کے بعد ۔الف سندھ کے صوبائی سیکرٹری جنرل اور مرکزی سیکرٹری مجاہد نیاز احمد منگانی نے حلف وفاداری لیا۔

ختم نبوت

یوتھ فورس

ڈیرہ اسماعیل خان

ختم نبوت یوتھ فورس ڈیرہ اسماعیل خان کا ایک شاندار اجلاس زیر صدارت محمد شعیب قریشی کنوینر منعقد ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ دین اسلام کی اساس ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ دجال اور کذاب ہے۔ سب سے پہلے جھوٹے مدعی نبوت کے خلاف حضرت صدیق اکبرؓ نے علم جہاد بلند کیا۔ اور کثیر صحابہ کرام نے ناموس رسالتمآبؐ کے لئے جانوں کے نذرانے پیش کئے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیت کے خلاف علماء اکابر نے جو جدوجہد کی ہے وہ تاریخی حیثیت رکھتی ہے۔ انہوں نے مسلمانوں سے قادیانیوں کا مشروب ساز کمپنی شیزان کی مصنوعات کا مکمل طور پر بائیکاٹ کرنے کی اپیل کی۔ بعد ازاں حسب ذیل عہدیداران تشکیل دیئے گئے۔ صدر حافظ عبدالقیوم، نائب صدر محمد رفیق سندھی ایڈووکیٹ، جنرل سیکرٹری محمد شعیب قریشی، جوائنٹ سیکرٹری نذیر محمد بھٹی، ڈپٹی سیکرٹری محمد شریف بوہان، پریس سیکرٹری خلیل احمد فاروقی، سالار محمد طارق، نائب سالار محمد نثار احمد، فنانس سیکرٹری محمد لیاقت۔

حکومت پنجاب منافقانہ رویّہ ختم کرے

شبان ختم نبوت کا ایک ہنگامی اجلاس ختم نبوت اکیڈمی میں منعقد ہوا۔ جس میں شہر کے علماء کے علاوہ کافی تعداد میں شبان کے اراکین نے شرکت کی۔ اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا اکرم طوفانی نے خطاب کرتے ہوئے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ گورنمنٹ کالج لاہور میں ڈاکٹر عبدالسلام کو مسلمان کہنے والے تمام عہدہ داروں کے خلاف ۲۹۸ سی کے تحت مقدمہ درج کیا جائے۔ نیز نواز شریف سے مطالبہ کیا ہے کہ یا تو آپ اسلام کا نام لینا چھوڑ دیں یا محکمہ فنانس کے ایک اہم عہدے پر موجود محمد رسول اللہ کے باغی کو فوراً علیحدہ کر کے حضورؐ کے ساتھ محبت اور اسلام کے ساتھ وابستگی کا ثبوت دیں۔ مولانا طوفانی نے کہا کہ جھنگ کے ڈی سی نے بار بار حکومت پنجاب کو مطلع کیا ہے کہ الفضل کو بند کر دیا جائے، لیکن افسوس کہ اسلام کی نام لیوا پنجاب حکومت کوئی عمل نہیں کر رہی ہے۔

اعلان

شمارہ نمبر ۴۹ اس ساتویں جلد کا آخری شمارہ ہے۔ آئندہ شمارہ انشاء اللہ آٹھویں جلد کا پہلا شمارہ ہوگا۔ قارئین کرام نوٹ فرمالیں۔ (ادارہ)

بقیہ: پانچ گستاخ

۱۳۔ سوال: کیا عہد نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں کسی گستاخ کو معافی دی گئی تھی، یعنی مسلم یا غیر مسلم کو وضاحت مطلوب ہے۔

جواب: اسلام میں انسانیت کی حفاظت مطلوب ہے اس میں اصلاح کا پہلو غالب ہے اگر کوئی توبہ کرے تو معافی ہے۔

جن افراد کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کا حکم دیا تھا اکثر کو معافی مل گئی تھی وہ کل آٹھ افراد تھے۔ بحوالہ حلبی، بر حاشیہ بخاری ج ۲ صفحہ ۶۱۴ حاشیہ ۸

۱۔ عبداللہ بن سرح، فتح مکہ ۸ ھ سے قبل مسلمان ہوا بعدہ مرتد ہو گیا، حضرت عثمان نے اسے امان دی تھی جس کے بعد اسلم ثانیاً دوبارہ مسلمان ہو گیا۔

۲۔ عکرمہ بن ابو جہل۔ عکرمہ اور اس کا والد دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شدید ترین دشمن اور گستاخ و دشنام طراز تھے جب اسے معلوم ہوا کہ آنحضرت نے اس کے خون کو حلال قرار دیا ہے اور اس کے قتل کو معاف نا دکھ دیا تب یہ یمن کی راہ فرار کر گیا، اس کی بیوی نے اسلام قبول کر لیا تو یہ اس کے تعاقب میں روانہ ہوئی اسے واپس لائی تب فاسلم یہ مسلمان ہو گیا

۳۔ ہبار بن اسود اس شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی زینب (بڑی بیٹی) کو اس کے خاوند ابوالعاص نے مدینہ روانہ کیا اس نے اس کو نیزہ مارا جبکہ یہ اونٹ پر سوار تھی اس حالت میں حاملہ تھی کافی خون چلا حتیٰ کہ وہ اسی مرض میں انتقال کر گئی فتح مکہ کے موقعہ پر نظر نہ آیا بعدہ اسلم و حسن اسلام، اسلام لانے کے بعد ایک مثالی مسلمان بن گیا۔

۵۔ کعب بن زھیر یہ شاعر تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتا تھا بعدہ یہ مسلمان ہو گیا (قصیدہ بردہ اس کا مشہور قصیدہ) ہے

اسلامی معاشرہ کا دھڑکتا ہوا دل
مسلمانوں کی عظمت رفتہ کا نشان

مسجد

محمد اقبال
حیدرآباد

دوسرا حصہ

حضرت ابن مسعودؓ نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ گم شدہ مال کی تلاش میں مسجد میں اعلان کر رہا ہے تو آپ نے اسے خاموش کر دیا اور ڈانٹا اور فرمایا کہ ہم کو اس کام سے منع کر دیا گیا ہے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رحمت عالمؐ نے فرمایا کہ رب العزت کے یہاں شہروں میں محبوب ترین مسجدیں ہیں اور مبغوض ترین بازار ایک مرتبہ آپؐ نے فرمایا کہ سات شخصوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں اس دن پناہ دے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہو گا ان سات میں سے ایک شخص وہ ہو گا کہ وہ جب مسجد سے نکلتا ہے تو واپسی تک اس کا دھیان اسی طرف لگا رہتا ہے ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص مسجد میں داخل ہوا وہ اللہ کی پناہ میں ہے رب العزت اسے نقصان و خسران وغیرہ سے محفوظ رکھتا ہے ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا جس شخص کو دیکھو کہ مسجد سے محبت کرتا ہے اور اس کی خدمت کرتا ہے اس کے مومن ہونے کی شہادت دو۔ ایک دفعہ آپؐ نے مسجد جانے والوں کے متعلق فرمایا کہ وہ رحمت الٰہی میں غوطہ لگانے والے ہیں ایک دوسری حدیث میں ہے کہ وہ مجاہد فی سبیل اللہ ہیں ایک جگہ فرمایا۔ مسجدیں خانۂ خدا ہیں اور یہ جس کا گھر ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مہرانی آرام اور پل صراط سے گزار کر جنت میں پہنچانے کی ضمانت لی ہے۔

ایک دفعہ آپؐ نے فرمایا مسجد سے جو جس قدر دور سے آتا ہے اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے مسجدوں کو شہر بنانے کا حکم نہیں ہے ابن عباسؓ نے معنی بیان کئے ہیں کہ تم ان مسجدوں کو یہود و نصاریٰ کی طرح زینت دو گے (ابوداؤد)

فرمایا۔ قیامت اس وقت آئے گی جب لوگ مسجدوں میں تفاخر کرنے لگیں گے (ابوداؤد)

فرمایا۔ جب کسی قوم کے اعمال بگڑتے ہیں تو وہ اپنی مسجدوں کو مزین کرتی ہے (ابن ماجہ)

فرمایا۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم قریب ہی زمانہ میں مسجدوں کو بلند و بالا بنانا شروع کر دو گے جیسا کہ یہود و نصاریٰ اپنے گرجے بنواتے ہیں (ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ان کا گزر مدینہ کے ایک بازار میں ہوا اس بازار میں کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا اے بازار والو! تم کو کس چیز نے عاجز کر دیا ہے؟ لوگوں نے کہا اے ابوہریرہؓ! یہ کیا بات ہے فرمایا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث تقسیم کی جا رہی ہے اور تم سب یہاں ہو کیوں نہیں جاتے کہ تم بھی اپنا حصہ اس میں سے لو۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ کہاں تقسیم کی جا رہی ہے؟ فرمایا مسجد میں چنانچہ لوگ جلدی جلدی نکلے اور حضرت ابوہریرہؓ ان کے لئے کھڑے رہے جب لوگ واپس آئے تو ابوہریرہؓ نے ان سے کہا تم کیوں واپس چلے آئے انہوں نے کہا اے ابوہریرہؓ! ہم سب مسجد پہنچے اور اس میں داخل ہوئے اس میں تو ہم نے کسی چیز کو تقسیم ہوتے ہوئے نہیں پایا تو ان سے حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کیا تم نے مسجد میں کسی کو دیکھا نہیں؟ لوگوں نے کہا بے شک ہم نے ایک قوم کو دیکھا کہ نماز پڑھ رہی ہے اور ایک قوم قرآن پڑھ رہی ہے اور ایک قوم حلال و حرام کا تذکرہ کر رہی ہے تو ان سے حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا تم لوگوں پر بڑا افسوس ہے یہی تو میراث محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

زندیق گستاخ رسول کی سزا قتل اس کی جان کا خون بہانا۔ مسلمانوں کے فرائض میں ہے۔
صحیح بخاری ج ۲۔ مشکوۃ ج ۲ ص ۱۵ رجال کشی مطبوعہ کربلا۔

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

بمقام
ویمبلے کانفرنس سنٹر

پانچویں سالانہ

عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن

مورخہ 18 جون بروز اتوار بوقت صبح 9 بجے تا شام 8 1/2

کانفرنس میں علماء کرام، مشائخ عظام، ممتاز مذہبی اسکالرز دانشور ایمان افروز خطاب فرمائیں گے

زیر سرپرستی شیخ المشائخ حضرت مولانا **خان محمد** صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زیر صدارت حضرت مولانا سید **محمد اسعد مدنی** صاحب مدظلہ
صدر جمعیۃ علماء ہند

یہ کانفرنس ایسے موقع پر منعقد ہو رہی ہے جبکہ پوری ملت اسلامیہ شیطان رشدی کی شیطانی کتاب کی اشاعت پر سراپا احتجاج ہے۔

یاد رکھئے

مرزا کذاب قادیانی بھی ماضی میں شیطان رشدی کا کردار ادا کر چکا ہے۔ اس کی وہ توہین آمیز اور دل آزار کتابیں آج بھی چھپ کر شائع ہو رہی ہیں۔

آئیے

ملت اسلامیہ کو رشدی، قادیانی کے گمراہ کن عقائد سے آگاہ کریں اور بتائیں کہ:

شیطان رشدی ——— مرزا کذاب قادیانی ——— دونوں ملعون ہیں، مرتد ہیں۔

کانفرنس کے چند عنوانات

- مسئلہ ختم نبوت
- حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام
- مسئلہ جہاد
- قادیانیت کے عقائد و عزائم
- مرزا طاہر کا مباہلہ سے فرار
- مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور ان کی دہشت گردی

کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور ان کا تعاقب جاری رکھیں گے

کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے

رابطہ کیلئے: دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9-9 ایچ زیڈ یو کے
ٹیلیفون 01-737-8199